

روح نبوت: راہنمائی اور تعلیم دینا

حقوق کی دو تختیاں

Jeff Pippenger

2012-10-15

حقوق کی دو تختیاں 95 میں سے 3

تعارف: حقوق کی دو لوحوں کی بنیاد

اس سلسلے کا عنوان "حقوق کی دو تختیاں" ہے۔ اب تک ہم 1843 اور 1850 کے چارٹس سے بعض حقائق اخذ کرتے رہے ہیں، اس لیے نہیں کہ اس مرحلے پر ہم ان کا بائبل دیفاع کریں، بلکہ اس لیے کہ یہ ثابت کریں کہ ایلن وائٹ ان حقائق کی تائید کرتی ہیں۔ ہمارا مؤقف یہ ہے کہ اگر آپ ان بنیادی حقائق کو رد کرتے ہیں، تو آپ بیک وقت روح نبوت کو بھی رد کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم پہلے اس بات کو ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں۔

ملیری تاریخ اور آدھی رات کی صدا کا جائزہ

اپنی پہلی پیشکش میں ہم نے ملیریوں کی تاریخ، یعنی 1798 سے 1844 تک کے نشانِ راہ کا خاکہ پیش کیا تھا۔ اپنی گزشتہ پیشکش میں ہم نے ٹھہراؤ کے زمانہ سے لے کر 22 اکتوبر 1844 کو دروازہ بند ہونے تک کی تاریخ کا زیادہ قریب سے جائزہ لیا، اور اس زمانہ کی شناخت نصف اللیل کی صدا کے طور پر کی۔ نصف اللیل کی صدا نے 12-17 اگست 1844 کو ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں تاریخ میں داخل ہو کر 22 اکتوبر 1844 تک اپنا تسلسل برقرار رکھا۔ ٹھہراؤ کا زمانہ، جو مارچ 1844 میں شروع ہوا، نصف اللیل کی صدا اور اس تطہیری عمل کا حصہ ہے جس نے ایک قوم کو اس کے پیغام کی منادی کے لیے تیار کیا۔

ہم نے کل یہ بات آپ کے دلوں اور ذہنوں میں قائم کرنے کی امید کی تھی۔ خدا کے کلام میں توقف کے زمانوں کی تمام تمثیلات دنیا کے خاتمہ کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں۔ ایلن وائٹ، 1 کرنتھیوں 10:11 پر تبصرہ کرتے ہوئے، کہتی ہیں: "قدیم انبیا میں سے ہر ایک نے اپنے زمانہ سے زیادہ ہمارے زمانہ کے لیے کلام کیا۔" 1 کرنتھیوں 10:11 میں بیان ہے: "اب یہ سب کچھ ان پر بطور مثال واقع ہوا: اور وہ ہماری تنبیہ کے لیے لکھا گیا، جن پر دنیا کے آخری زمانے آپہنچے ہیں۔" ملیریوں کی تاریخ اس چیز کی تاریخ ہے جو دنیا کے خاتمہ پر واقع ہوگی۔ توقف کے زمانہ اور اس کے بعد کے بارے میں یہ تمام بائبل تاریخ بیانات اُس بات کی تمثیل کرتے ہیں جو ملیری توقف کے زمانہ اور نصف شب کی صدا میں واقع ہونے والی تھی۔ ہمیں ان باتوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ تاریخ کو دہرایا جانا ہے۔

2520: ایلن وائٹ کی تائید

ہم ان چارٹس پر پہلے نکتے سے واسطہ رکھتے آئے ہیں، اگرچہ ہم نے اُس کا زیادہ ذکر نہیں کیا۔ پہلا عقیدہ جسے ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ایلن وائٹ واضح طور پر اُس کی تائید کرتی ہیں، 2520 ہے۔ پہلی دو پیشکشیں ہمیں یہاں تک لانے کے لیے مرتب کی گئی تھیں۔ کل صبح ہم اِس چارٹ پر "Daily" پر غور کرنا شروع کریں گے۔

خداوند کی راہنمائی اور تعلیم کو یاد رکھنا

آئیے Life Sketches، صفحہ 196 سے آغاز کریں: "مستقبل کے لیے ہمیں کسی چیز سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ ہم اُس راہ کو بھول جائیں جس میں خداوند نے ہماری راہنمائی کی ہے، اور ہماری گزشتہ تاریخ میں اُس کی تعلیم کو۔" ایک مسیحی کو مستقبل کے بارے میں صرف اسی بات سے خوف ہونا چاہیے کہ وہ راہ سے ہٹ جائے اور کھو جائے۔ جس بات سے خوف زدہ ہونا چاہیے وہ ابدی زندگی حاصل نہ کر سکتا ہے۔ یہاں، سسٹر واٹ کھتی ہیں کہ مستقبل کے لیے ہمیں کسی چیز سے خوف نہیں، سوائے دو باتوں کے۔ ایڈونٹ ازم میں یہ روح نبوت کا ایک معروف اقتباس ہے، لیکن کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ آپ کسی کو اس پر تفصیل سے بیان کرتے ہوئے سنیں کہ وہ کس راہنمائی اور کن تعلیمات کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔

ہم یہ دکھائیں گے کہ جس راہنمائی کی وہ طرف اشارہ کرتی ہے، وہ نصف اللیل کی پکار کی تاریخ ہے۔ نصف اللیل کی پکار کی تاریخ میں مسیح توقف کے زمانہ میں، نصف اللیل کی پکار کے ظہور اور اعلان میں، اور 22 اکتوبر 1844 کو دروازہ بند ہونے میں راہنمائی کر رہا تھا۔ اُس نے اُس تاریخ کو اس غرض سے مرتب کیا کہ ایک ایسی قوم پیدا ہو جو ایمان کے وسیلہ سے اُس کے ساتھ اقدس الاقداس میں داخل ہو سکے۔ ہمیں چاہیے کہ اُس مخصوص تاریخ کو، نیز اُس کی تعلیمات کو، فراموش کرنے سے خوف کھائیں۔

ہم یہ ظاہر کریں گے کہ ایک مخصوص تعلیم تھی جس نے نصف اللیل کے پکار کو پیدا کیا۔ وہ تعلیم نہ تو 11 اگست، 1840 کو سلطنت عثمانیہ کے سقوط کے بارے میں تھی، اور نہ ہی مردوں کی حالت کے بارے میں، جو ملری تاریخ میں دوسرے فرشتے کے پیغام کی تاریخ میں سامنے آئی۔ بلکہ ملری تاریخ میں ایک مخصوص تعلیم تھی جس نے نصف اللیل کے پکار کو پیدا کیا، جہاں خداوند نے راہنمائی فرمائی، اور ہمیں مستقبل کے بارے میں کسی چیز سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ ہم اُس کی راہنمائی اور اُس کی تعلیم کو فراموش کر دیں۔

ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ اُس کی راہنمائی اور اُس کی تعلیم، دونوں کی علامت آدھی رات کی پکار ہے۔ آئیے ایلن واٹ کے پہلے رویا کے اس اقتباس کو دوبارہ پڑھیں: "اس راستہ پر ایڈونٹ لوگ اُس شہر کی طرف سفر کر رہے تھے جو راستہ کے دور والے سرے پر تھا۔ راستہ کے آغاز میں اُن کے پیچھے ایک روشن نور قائم کیا گیا تھا، اور ایک فرشتہ نے مجھے بتایا کہ وہ آدھی رات کی پکار تھی۔ یہ نور تمام راستہ پر چمکتا تھا اور اُن کے قدموں کے لیے روشنی دیتا تھا، تاکہ وہ ٹھوکر نہ کھائیں۔ اگر وہ اپنی نگاہیں یسوع پر جمائے رکھتے، جو اُن کے بالکل آگے تھا اور انہیں شہر کی طرف لے جا رہا تھا، تو وہ محفوظ تھے۔ لیکن جلد ہی بعض تھک گئے، اور کہنے لگے کہ شہر بہت دور ہے، اور وہ توقع رکھتے تھے کہ وہ اس میں اس سے پہلے داخل ہو چکے ہوتے۔ تب یسوع اپنے جلالی دینے بازو کو بلند کر کے اُن کی ہمت بندھاتا، اور اُس کے بازو سے ایک نور نکلتا تھا جو ایڈونٹ جماعت کے اوپر لہراتا تھا، اور وہ پکار اٹھتے، 'ہللوایہ!' دوسروں نے بے باکی سے اپنے پیچھے کے نور کا انکار کیا، اور کہا کہ یہ خدا نہ تھا جس نے انہیں اتنی دور تک راہنمائی کی تھی۔"

وہ نصف اللیل کے پکار کا انکار کر رہے ہیں، اور نصف اللیل کے پکار کے سلسلے میں یہ استدلال کرتے ہیں کہ خداوند اس پکار میں اُن کی راہنمائی نہیں کر رہا تھا۔ وہ نصف اللیل کے پکار میں خدا کی راہنمائی کا انکار کر رہے ہیں۔ "اُن کے پیچھے کی روشنی بجھ گئی، اور اُن کے پاؤں کامل تاریکی میں رہ گئے، اور وہ ٹھوکر کھا گئے اور نشان اور یسوع کو نگاہ سے کھو بیٹھے، اور راہ سے گر کر نیچے اُس تاریک اور شریر دنیا میں جا پڑے۔"

سیاق و سباق میں نصف اللیل کی للکار

ہم 2520 پر گفتگو کرنے سے پہلے اس کے سیاق و سباق کو واضح کرنے کے لیے ایک بار پھر صدائے نیم شب کی تاریخ کا جائزہ لیں گے۔

دی گریٹ کانسروورسی، صفحات 391-395 سے: "جب وہ وقت گزر گیا جس میں پہلی بار خداوند کی آمد کی توقع کی گئی تھی، 1844 کے موسم بہار میں،"—یہی توقف کا وقت ہے، پہلی مایوسی—"تو جن لوگوں نے ایمان کے ساتھ اُس کے ظہور کی امید رکھی تھی، وہ کچھ عرصہ شک اور غیر یقینی کی حالت میں مبتلا رہے۔ جبکہ دنیا انہیں بالکل ناکام سمجھتی تھی اور یہ ثابت شدہ مانتی تھی کہ وہ ایک فریب کو سچ سمجھتے رہے تھے، اُن کے تسلی کا سرچشمہ پھر بھی خدا کا کلام ہی تھا۔ بہت سے لوگ صحائف کی جستجو کرتے رہے، اپنے ایمان کے شواہد کا ازسرنو جائزہ لیتے رہے، اور مزید روشنی حاصل کرنے کے لیے نبوتوں کا نہایت غور سے مطالعہ کرتے رہے۔"

اگر بہت سے لوگوں نے ایسا کیا، تو اس کا مطلب ہے کہ کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ یہاں "وہ" نہیں کہا گیا؛ "بہت سے" کہا گیا ہے—یہاں دو طبقات ہیں۔ "اپنے مؤقف کی تائید میں بائبل کی گواہی واضح اور قطعی معلوم ہوتی تھی۔ ایسی نشانیاں، جن میں غلطی نہیں کی جا سکتی تھی، اس بات کی طرف اشارہ کرتی تھیں کہ مسیح کی آمد قریب ہے۔ گنہگاروں کی تبدیلی اور مسیحیوں کے درمیان روحانی زندگی کی تجدید میں خداوند کی خاص برکت نے گواہی دی تھی کہ یہ پیغام آسمان کی طرف سے تھا۔ اور اگرچہ ایماندار اپنی مایوسی کی توجیہ نہیں کر سکتے تھے، تاہم وہ اس بات پر مطمئن تھے کہ خدا نے ان کی گزشتہ آزمودگی میں ان کی راہنمائی کی تھی۔"

ان نبوتوں کے ساتھ، جنہیں وہ دوسرے ظہور کے زمانہ پر منطبق سمجھتے تھے، ایسی تعلیمات بھی پیوست تھیں جو خاص طور پر ان کی حالتِ تردد اور اضطراب کے مطابق تھیں، اور انہیں اس ایمان کے ساتھ صبر و ثبات سے انتظار کرنے کی ترغیب دیتی تھیں کہ جو کچھ اس وقت ان کی سمجھ پر تاریک ہے وہ اپنے مناسب وقت میں واضح کر دیا جائے گا۔

اُس پیراگراف میں یہ کہا گیا ہے، "اُن نبوتوں کے ساتھ باہم پیوستہ، جنہیں اُنہوں نے دوسری آمد کے زمانہ پر منطبق سمجھا تھا . . . وہ کون سی نبوتیں تھیں جن کے بارے میں اُن کا ایمان تھا کہ وہ دوسری آمد پر منطبق ہوتی ہیں؟ 2520، 2300، اور 1335۔ اُن کا یقین تھا کہ ان تینوں زمانی نبوتوں کا اختتام 1843 میں ہوتا ہے، اور یہی دوسری آمد تھی۔"

ان پیشین گوئیوں میں حبقوق 1:2-4 کی یہ پیشین گوئی بھی شامل تھی: "میں اپنی نگہبانی پر کھڑا رہوں گا، اور برج پر جا ٹھہروں گا، اور دیکھتا رہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا کہے گا، اور جب مجھ ملامت کی جائے تو میں کیا جواب دوں گا۔ اور خداوند نے مجھے جواب دیا، اور فرمایا، رُویا کو لکھ، اور اُسے لوحوں پر صاف صاف کندہ کر دے، تاکہ پڑھنے والا دوڑتا ہوا گزر جائے۔ کیونکہ یہ رُویا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن انجام پر یہ بول اُٹھے گی، اور جھوٹ نہ کہے گی: اگرچہ دیر کرے، تو یہی اُس کا انتظار کر؛ کیونکہ وہ یقیناً پوری ہوگی، وہ دیر نہ کرے گی۔ دیکھ، اُس کا نفس جو منکبر ہے اُس میں راستی نہیں: لیکن راست باز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔"

۱۸۴۲ ہی میں، اس نبوت میں دی گئی یہ ہدایت کہ "رویا کو لکھ، اور اسے لوحوں پر واضح کر، تاکہ پڑھنے والا دوڑ سکے،" چارلس فچ کے لیے اس بات کا محرک بنی کہ دانی ایل اور مکاشفہ کی روایاؤں کی توضیح کے لیے ایک نبوتی نقشہ تیار کیا جائے۔ اس نقشے کی اشاعت کو حبقوق کو دیے گئے حکم کی تکمیل سمجھا گیا۔ تاہم اُس وقت کسی نے اس بات پر توجہ نہ دی کہ اسی نبوت میں رویا کی تکمیل میں ایک ظاہری تاخیر—یعنی ایک توقف کے وقت—کا بھی ذکر پیش کیا گیا ہے۔ مایوسی کے بعد یہ نوشتہ نہایت اہم معلوم ہوا: "کیونکہ یہ رویا ایک مقررہ وقت کے لیے ہے، لیکن آخرکار وہ گویا ہوگی اور جھوٹ نہ بولے گی: اگرچہ وہ تاخیر کرے، تو بھی اس کا انتظار کر؛ کیونکہ وہ یقیناً پوری ہوگی، وہ تاخیر نہ کرے گی۔ . . . راستباز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔"

1843 کا چارٹ اور نبوت کی روح

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ باقاعدہ کام کرتے ہیں یا غیر باقاعدہ کام—یہ اصطلاحات ایلن وائٹ بالترتیب کانفرنس کے کام اور خود کفیل کام کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ خواہ آپ ایڈونٹ ازم میں نمایاں خود کفیل خدمتی اداروں کے پاس جائیں، یا جنرل کانفرنس یا بائبلیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے پاس، اگر آپ ان سے 1843 کے چارٹ کے بارے میں پوچھیں، تو وہ کہیں گے، "اس چارٹ میں بہت سی غلطیاں ہیں۔" وہ ایلن وائٹ سے اختلاف کرتے ہیں، جو کہتی ہیں کہ خداوند نے اس چارٹ کے بعض اعداد میں "ایک غلطی" پر اپنا ہاتھ رکھا۔

لیکن وہ اپنے آپ کو خدا کے کلام کے بھی مقابل میں کھڑا کرتے ہیں۔ حقوق میں لکھا ہے کہ یہ رویا "جھوٹی نہ ٹھہرے گی۔" وہ رویا جسے پیشواؤں نے 1843 کے چارٹ پر ثبت کرنا تھا، اور انہوں نے ایسا کیا، حقوق 2 کی تکمیل ہے۔ یہی وہ رویا ہے جسے انہیں اس چارٹ پر رکھنا تھا، اور حقوق 2 کہتا ہے کہ یہ رویا "جھوٹی نہ ٹھہرے گی۔" پس جب آپ کہتے ہیں کہ یہ چارٹ "غلطیوں سے بھرا ہوا" ہے، تو آپ روح نبوت اور بائبل دونوں کی مخالفت کرتے ہیں۔

حزقی ایل کی نبوت کا ایک حصہ ایمان داروں کے لیے قوت اور تسلی کا بھی سرچشمہ تھا: "اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد، یہ کیسا مثل ہے جو تم اسرائیل کی سرزمین میں کہتے ہو کہ دن طول پکڑتے جاتے ہیں اور ہر رویاے اثر ہو جاتی ہے؟ پس ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔۔۔ دن نزدیک ہیں، اور ہر رویا کا اثر بھی۔۔۔ میں بولوں گا، اور جو کلام میں کہوں گا وہ وقوع میں آئے گا؛ اُس میں پھر دیر نہ ہوگی۔" "اسرائیل کے گھرانے کے لوگ کہتے ہیں، جو رویا وہ دیکھتا ہے وہ بہت دنوں کے بعد کے لیے ہے، اور وہ ان زمانوں کی نبوت کرتا ہے جو ابھی بہت دور ہیں۔ پس ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے؛ میرے کلام میں اب مزید کچھ دیر نہ ہوگی، بلکہ جو کلام میں نے کہا ہے وہ پورا ہوگا۔" حزقی ایل 12:21-25، 27، 28۔

عبادت گزاروں کی دو جماعتیں

توجہ دیں کہ وہ عبادت گزاروں کے دو طبقوں کی بابت گفتگو کر رہی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ جب یہ مایوسی پیش آئی تو بہت سے لوگ نبوتوں کا مطالعہ کرتے رہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ایسا طبقہ بھی تھا جس نے یہ سلسلہ جاری نہ رکھا۔ ہمیں ان دو طبقوں کے امتیاز پر مزید روشنی ملے گی۔

حقوق 1:2-4 کی تکمیل یہی 1843 کا چارٹ اور 1850 کا چارٹ ہیں۔ خود حقوق میں بھی، آیت 4 کہتی ہے کہ راست باز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا، اور وہ بھی جس کا دل تکبر سے بلند ہو گیا ہے۔ یہ عبادت کرنے والوں کے دو طبقات کو بیان کر رہی ہے۔ نصف اللیل کی پکار کی تاریخ عبادت کرنے والوں کے دو طبقات پیدا کرتی ہے، اور انہی دو طبقات کا خطاب حقوق میں کیا گیا ہے۔

اگلے پیراگراف میں، حقوق 2 اور حزقی ایل کا حوالہ دینے کے بعد، وہ طبقوں میں سے ایک کی نشان دہی کرتی ہے: "انتظار کرنے والے۔" انتظار کرنے والے کون ہیں؟ وہ وہی ہیں جو دانی ایل 12 کو پورا کرتے ہیں: "مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے، اور 1335 تک پہنچتا ہے۔" یہ طبقہ انتظار کرنے والوں کا ہے۔

انتظار کرنے والے خوش ہوئے، کیونکہ وہ یقین رکھتے تھے کہ وہی جو ابتدا ہی سے انجام کو جانتا ہے، زمانوں پر نظر ڈالتا ہوا، ان کی مایوسی کو پیشگی دیکھ کر، انہیں حوصلہ اور امید کے کلمات عطا کر چکا تھا۔

ہمیں ایک بہن کا فون آیا جو چند برسوں سے مشرقی یورپ کے ایک ملک میں خدمت کر رہی تھیں۔ وہ وہیں کی رہنے والی تھیں، پھر ریاستہائے متحدہ امریکہ منتقل ہو گئیں، اور جب انہوں نے اس پیغام کو سمجھا تو واپس چلی گئیں۔ انہیں مزاحمت کا سامنا رہا ہے؛ یہاں تک کہ ان کے سابق کلیسیائی خاندان نے ان کے ملک کی قیادت سے رابطہ کیا تاکہ "ان پر دروازہ بند کر دیا جائے۔" حال ہی میں، خداوند نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا تاکہ وہ اس پیغام کو گروہوں کے ساتھ بانٹ سکیں۔

اس نے آج صبح سویرے فون کیا اور بتایا کہ ایک رکاوٹ آمد و رفت کا مسئلہ تھا۔ انہیں اس پیغام کو لے کر سفر کرنے اور اس کی تعلیم دینے کے لیے ایک گاڑی درکار تھی، مگر ان کے پاس وسائل نہ تھے۔ جیسے ہی وہ اس مقام پر پہنچے، ریاستہائے متحدہ سے کچھ دوست، جنہیں خداوند نے قائل کیا تھا، ایک گاڑی خریدنے کے لیے کافی رقم بھیج دی۔

یہ وہی قسم کا تجربہ تھا جو اُن لوگوں کے ساتھ پیش آ رہا تھا جو مایوس ہو گئے تھے۔ وہ مایوس تھے، لیکن خداوند نے اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں کلام مقدس کی طرف رہنمائی دی، اور فرمایا، "یہ مایوسی میری ہدایت کے مطابق تھی۔ بس آگے بڑھتے رہو۔"

اگر کلام مقدس کے ایسے حصے نہ ہوتے، جو انہیں صبر کے ساتھ انتظار کرنے اور خدا کے کلام پر اپنے اعتماد کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی نصیحت کرتے تھے، تو اُس آزمائش کی گھڑی میں اُن کا ایمان جاتا رہتا۔

دس کنواریوں کی تمثیل اور تاخیر کا زمانہ

غور کیجیے کہ سسٹر وائٹ دس کنواریوں کی تمثیل کو حقوق 2 کے ساتھ کس طرح مربوط کرتی ہیں، کیونکہ دونوں میں ایک مہلت کے وقت اور عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کا ذکر ہے۔

متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل بھی ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربہ کو واضح کرتی ہے۔ متی 24 میں، اپنے شاگردوں کے اس سوال کے جواب میں کہ اُس کے آنے اور دنیا کے خاتمہ کی نشانی کیا ہوگی، مسیح نے اپنی پہلی آمد سے اپنی دوسری آمد تک دنیا اور کلیسیا کی تاریخ کے بعض نہایت اہم واقعات کی نشان دہی کی؛ یعنی، یروشلم کی تباہی، بت پرستانہ اور پاپائی ایڈارسانیوں کے تحت کلیسیا کی عظیم مصیبت، سورج اور چاند کا تاریک ہو جانا، اور ستاروں کا گرنا۔ اس کے بعد اُس نے اپنی بادشاہی میں اپنے آنے کا ذکر کیا، اور وہ تمثیل بیان کی جو اُن دو قسم کے خادموں کو ظاہر کرتی ہے جو اُس کے ظہور کے منتظر ہیں۔ باب 25 اِن الفاظ سے شروع ہوتا ہے: "اُس وقت آسمان کی بادشاہی دس کنواریوں کے مانند ہوگی۔" یہاں آخری ایام میں زندہ کلیسیا کو منظر نظر میں لایا گیا ہے، "اب، وہ اِسے میلرائٹ تاریخ پر منطبق کر رہی ہے، لیکن غور کریں کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔" "یہاں آخری ایام میں زندہ کلیسیا کو منظر نظر میں لایا گیا ہے،" "آخری ایام میں زندہ کلیسیا" کون ہے؟ وہ ہم ہیں۔

وہی بات جو باب 24 کے اختتام پر بیان کی گئی ہے۔ اس تمثیل میں اُن کے تجربے کی توضیح ایک مشرقی شادی کے واقعات سے کی گئی ہے۔ "اُس وقت آسمان کی بادشاہی اُن دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی اپنی مشعلیں لے کر دلہے کے استقبال کے لیے نکلیں۔ اور اُن میں سے پانچ عقلمند تھیں اور پانچ نادان۔ جو نادان تھیں وہ اپنی مشعلیں تولے گئیں، مگر اپنے ساتھ تیل نہ لیا؛ لیکن عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی برتنوں میں تیل بھی لے لیا۔ اور جب دلہے کے آنے میں دیر ہوئی تو وہ سب اُونگھنے لگیں اور سو گئیں۔ پھر آدھی رات کو آواز آئی، دیکھو، دلہا آتا ہے؛ اُس کے استقبال کو نکلو۔"

مسیح کی آمد، جیسا کہ پہلے فرشتہ کے پیغام میں اعلان کیا گیا تھا، دولہا کے آنے کے ذریعہ ممٹل سمجھی گئی۔ اُس کی جلد آمد کے اعلان کے تحت برپا ہونے والی وسیع اصلاح، کنواریوں کے نکلنے کے مطابق تھی۔ اس تمثیل میں، جیسا کہ متی 24 میں بھی، دو گروہ پیش کیے گئے ہیں۔ سب نے اپنے چراغ، یعنی بائبل، لے رکھے تھے، اور اُس کی روشنی میں دولہا سے ملنے کے لیے نکلے تھے۔ لیکن جبکہ نادانوں نے اپنے چراغ تولے لیے مگر تیل نہ لیا، عقلمندوں نے اپنے برتنوں میں تیل بھی لے لیا۔ عقلمندوں نے خدا کا فضل، یعنی روح القدس کی وہ تجدید بخشنے والی اور منور کرنے والی قدرت، حاصل کر لی تھی، جس نے اُس کے کلام کو اُن کے قدموں کے لیے چراغ بنا دیا۔ وہ حق کو جاننے کے لیے صحائف کا مطالعہ کرتے تھے اور دل و زندگی کی پاکیزگی کے لیے سنجیدگی سے کوشاں رہتے تھے۔ اِن کے پاس ذاتی تجربہ اور خدا

اور اُس کے کلام پر ایسا ایمان تھا جسے مایوسی اور تاخیر مغلوب نہ کر سکتی تھی۔ دوسرے لوگ محض جوشِ وقتی کے تحت متحرک ہوئے، اپنے بھائیوں کے ایمان پر انحصار کرتے رہے، خوشگوار تاثرات پر قانع تھے مگر حق کی گہری سمجھ اور فضل کے حقیقی کام سے محروم تھے۔ وہ تاخیر اور مایوسی کے لیے تیار نہ تھے۔ جب آزمائشیں آئیں تو اُن کا ایمان جواب دے گیا، اور اُن کے چراغِ مدہم پڑ گئے۔

"جب دلہانے دیر لگائی،"

دلہا کب دیر لگا گیا؟ 22 مارچ، 1844ء۔ وہ تاخیر کرتا ہے۔ اب کیا ہونے والا ہے؟ یہ دو گروہ ظاہر کیے جائیں گے۔

جب ہم نصف اللیل کی صدا کو بھول جاتے ہیں اور نیچے موجود شریر دنیا کی طرف جانے والی راہ سے پھسل جاتے ہیں، تو ہم ظاہر کرتے ہیں کہ ہم انجیل کو نہیں سمجھتے۔ ابدی انجیل مسیح کا وہ کام ہے جس میں وہ ایک آزمائشی نبوتی پیغام کی بنیاد پر عبادت کرنے والوں کی دو جماعتیں پیدا کرتا ہے۔ ٹھہرنے کے وقت سے دروازہ بند ہونے تک، یہی ابدی انجیل کا نقطہٴ عروج ہے۔ یہاں خداوند ٹھہرنے کے وقت میں دو جماعتوں کو لیتا ہے، اس غرض سے کہ انہیں اپنے ساتھ عدالت میں لے جائے، اور انہیں ایک آزمائشی عمل سے گزارتا ہے تاکہ ثابت ہو کہ آیا ان کے پاس حقیقتاً تیل ہے یا نہیں۔ یہی مسیح کے اُس کام کا نقطہٴ عروج ہے جس میں وہ خالص سونے کو کھوٹ سے، گہیوں کو کڑوے دانوں سے، داناؤں کو نادانوں سے جدا کرتا ہے۔

"جب دلہانے دیر کی تو وہ سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں۔" دلہا کی تاخیر سے اس وقت کے گزر جانے، اُس مایوسی، اور اُس ظاہری تاخیر کی نمائندگی ہوتی ہے جب خداوند کے آنے کی توقع کی جا رہی تھی۔ اسی عدم یقینی کے وقت میں سطحی اور نیم دل لوگوں کی دل چسپی جلد متزلزل ہونے لگی اور اُن کی کوششیں ڈھیلی پڑنے لگیں؛ لیکن جن کی ایمان کی بنیاد بائبل کے شخصی علم پر قائم تھی، اُن کے پاؤں تیلے ایک چٹان تھی جسے مایوسی کی موجیں بہا نہ سکتی تھیں۔ "وہ سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں؛" ایک جماعت ہے پروائی اور اپنے ایمان کو چھوڑ بیٹھنے کی حالت میں، اور دوسری جماعت صبر کے ساتھ اُس وقت تک منتظر رہی جب تک زیادہ واضح نور نہ دیا جائے۔ تاہم آزمائش کی رات میں مؤخر الذکر بھی کسی حد تک اپنا جوش اور اپنی سپردگی کھوٹے ہوئے معلوم ہوئے۔ نیم دل اور سطحی لوگ اب اپنے بھائیوں کے ایمان پر سہارا نہیں لے سکتے تھے۔ ہر ایک کو خود اپنے لیے قائم رہنا یا گرنا تھا۔

جب مایوسی پیش آئی، تو دو جماعتیں مختلف طور پر سو جانے لگیں؛ مگر دانا کنواریوں نے بھی اپنے کچھ جوش کو کھو دیا۔ خداوند اس میں راہنمائی کر رہا تھا، تاکہ جب آدھی رات کی للکار کا پیغام Exeter Camp Meeting میں آیا، تو وہ اُن کے درمیان ایک کام انجام دے۔

آزمائش کا عمل: تاخیر کا زمانہ اور نصف اللیل کی صدا

روح نبوت، جلد 4، صفحہ 228 سے: یاد رکھو کہ یہ عمل—نصف شب کا نعرہ، توقف کے وقت سے لے کر دروازہ بند ہونے تک—خداوند کی جانب سے اپنے لوگوں کی آزمائش ہے۔ ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں نصف شب کے نعرہ کا اعلان، 22 اکتوبر 1844 تک، اس تاریخ کا صرف ایک حصہ ہے۔ اسے توقف کے وقت سے الگ نہیں کیا جا سکتا، جو عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کے درمیان نصف شب کے نعرہ کے اثر کے لیے تیاری کرتا ہے۔ تمہیں نصف شب کے نعرہ کو سمجھنا چاہیے، کیونکہ اگر تم ایسا نہ کرو تو تم راستہ سے گر پڑو گے۔

"خدا نے ارادہ کیا کہ اپنے لوگوں کو آزمائے۔ اُس کے ہاتھ نے نبوی آدوار کے حساب میں ایک غلطی کو ڈھانپ دیا۔ اُس کے ہاتھ، یعنی خداوند کے ہاتھ نے، نبوی آدوار کے حساب میں، جمع کے صیغے میں، ایک منفرد غلطی کو ڈھانپ دیا۔ ایڈونٹسٹ اس خطا کو دریافت نہ کر سکے، اور نہ ہی یہ اُن کے

مخالفین میں سے سب سے زیادہ اہل علم لوگوں سے دریافت ہو سکی۔ مؤخرالذکر نے کہا، 'تمہارا نبوی ادوار کا حساب درست ہے۔ کوئی عظیم واقعہ عنقریب وقوع پذیر ہونے والا ہے؛ لیکن وہ وہ نہیں جو مسٹر ملر پیش گوئی کرتے ہیں؛ وہ مسیح کی دوسری آمد نہیں بلکہ دنیا کی تبدیلی مذهب ہے۔'"

توقع کا وقت گزر گیا، اور مسیح اپنے لوگوں کی نجات کے لیے ظاہر نہ ہوا۔ جنہوں نے اپنے نجات دہندہ کا اخلاص ایمان اور محبت کے ساتھ انتظار کیا تھا، انہوں نے ایک تلخ مایوسی کا تجربہ کیا۔ تاہم خداوند نے اپنا مقصد پورا کر لیا تھا: اُس نے اُن کے دلوں کو آزمایا جو اُس کے ظہور کے منتظر ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ اُن میں بہت سے ایسے تھے جو محبتِ حق کے بجائے خوف سے متحرک ہوئے تھے۔ جب متوقع واقعہ رونما نہ ہوا، تو ان لوگوں نے اعلان کیا کہ وہ مایوس نہیں ہوئے؛ انہوں نے کبھی یہ یقین ہی نہیں کیا تھا کہ مسیح اُٹے گا۔ وہ سچے ایمانداروں کے غم کا تمسخر اڑانے والوں میں اولین تھے۔

یہی خداوند کا مقصد تھا۔ ہمیں مستقبل کے بارے میں کسی چیز سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ ہم یہ بھول جائیں کہ خداوند نے ہمارے گزشتہ تجربے میں ہماری راہنمائی کس طرح کی ہے، اور ہمیں کسی چیز سے خوف نہیں، مگر یہ کہ ہم اپنے گزشتہ تجربے میں خداوند کی تعلیمات کو فراموش کر دیں۔ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ اس راہنمائی کو اُس کی تعلیم سے جدا نہیں کر سکتے۔

جیمز واٹ اور ایلن جی۔ واٹ کی زندگی کے خاکے، 1888، صفحات 186-187: "1843 میں وقت کے گزر جانے کے ذریعے خدا نے اپنے لوگوں کو آزمایا اور پرکھا۔ نبوتی ادوار کے حساب میں انہوں نے جو غلطی کی—ایک منفرد غلطی—وہ فوراً ان اہل علم آدمیوں تک پر بھی منکشف نہ ہوئی جو اُن لوگوں کے نظریات کی مخالفت کرتے تھے جو مسیح کی آمد کے منتظر تھے۔ ان گہرے علم کے حامل علما نے اعلان کیا کہ وقت کے حساب میں مسٹر ملر درست تھے، اگرچہ وہ اس واقعہ کے بارے میں ان سے اختلاف کرتے تھے جو اس مدت کو اپنے عروج تک پہنچاتا۔ لیکن وہ، اور خدا کے منتظر لوگ، وقت کے مسئلہ میں ایک مشترک غلطی میں مبتلا تھے۔"

ہم کامل یقین رکھتے ہیں کہ خدا نے اپنی حکمت میں یہ تدبیر کی کہ اُس کی قوم ایک ایسی مایوسی سے دوچار ہو جو دلوں کو ظاہر کرنے اور حقیقی کرداروں کو نشوونما دینے کے لیے نہایت موزوں تھی—نہ صرف اُن کے دلوں کو ظاہر کرنے کے لیے بلکہ اُن کے کرداروں کو بھی نشوونما دینے کے لیے، اور اُسے اُس مقام تک پہنچانے کے لیے جہاں اُس بحران میں، جو نصف اللیل کی صدا کے وقت آتا ہے، یہ بات نمایاں ہو جائے۔ جن لوگوں نے پہلے فرشتے کے پیغام کو خدا کی عدالتوں کے خوف سے قبول کیا تھا، نہ کہ اس لیے کہ وہ سچائی سے محبت رکھتے تھے اور آسمان کی بادشاہی میں میراث کے خواہاں تھے، وہ اب اپنی حقیقی صورت میں ظاہر ہو گئے۔ وہ اُن پہلے لوگوں میں تھے جنہوں نے اُن مایوس ہونے والوں کا تمسخر اڑایا جو اخلاص کے ساتھ یسوع کے ظہور کے مشتاق تھے اور اُس سے محبت رکھتے تھے۔ خدا کی یہ نہایت جانچنے والی آزمائش اُن لوگوں کے حقیقی کرداروں کو آشکارا کر گئی جو آزمائش کی گھڑی میں اپنے ایمان کا انکار کر کے ذمہ داری اور بدنامی سے بچ نکلنا چاہتے تھے۔

جو مایوس ہوئے تھے اُنہیں تاریکی میں نہیں چھوڑا گیا؛ کیونکہ نبوتی ادوار کی سنجیدہ دعاؤں کے ساتھ جستجو کرنے میں، خطا دریافت کی گئی—وہ واحد خطا—اور نبوتی قلم کے نقش کو تاخیر کے زمانہ تک نیچے اتارتے ہوئے یہ بات واضح ہوئی۔ مسیح کی آمد کی شادمانہ توقع میں، رؤیا کی ظاہری تاخیر کو ملحوظ نہیں رکھا گیا تھا، اور یہ ایک غم انگیز اور غیر متوقع حیرت تھی۔ تاہم یہی آزمائش حق کے مخلص ایمانداروں کی تربیت اور تقویت کے لیے نہایت ضروری تھی۔ تاخیر کا زمانہ نہایت ضروری تھا۔ وہ نہ صرف اُن دو طبقوں کو ظاہر کرنے والا تھا اور اُن کے اُن اوصاف کے ظہور کا آغاز کرنے والا تھا جو نیم شب کی فریاد سے دروازہ بند ہونے تک کی تاریخ میں ظاہر کیے جانے تھے، بلکہ اُن لوگوں کو مضبوط کرنے کے لیے بھی ضروری تھا جو اس معاملہ میں صحیح جانب پر نکلیں گے۔ آپ تاخیر کے زمانہ کو نہ نیم شب کی فریاد سے جدا کر سکتے ہیں اور نہ دروازہ بند ہونے سے۔

جب آپ نصف اللیل کی پکار کا انکار کرتے ہیں، تو آپ اسی تاریخ کا انکار کرتے ہیں۔ نصف اللیل کی پکار محض ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں سیموئیل اسنو کا پیغام نہیں ہے؛ بلکہ یہ توقف کے زمانہ کا تجربہ ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں خداوند رہنمائی کر رہا تھا۔ ہمیں مستقبل سے کچھ بھی خوف نہیں، سوائے اس کے کہ ہم اپنی گزشتہ تاریخ میں خداوند کی راہنمائی کو بھول جائیں—توقف کے زمانہ اور نصف اللیل کی پکار کی یہ تاریخ، جہاں وہ میلری تاریخ میں ابدی انجیل کو نقطہٴ عروج تک پہنچاتا ہے، اور پرستش کرنے والوں کے دو گروہ پیدا کرتا ہے۔

ابتدائی تحریرات، صفحہ 74: "میں نے دیکھا کہ 1843 کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی راہنمائی میں بنایا گیا تھا، اور یہ کہ اس میں تبدیلی نہیں کی جانی چاہیے تھی؛ یہ کہ اعداد وہی تھے جیسے وہ چاہتا تھا؛ یہ کہ اس کا ہاتھ ان میں سے بعض اعداد کی ایک غلطی پر تھا اور اسے چھپائے ہوئے تھا، تاکہ کوئی اسے نہ دیکھ سکے، یہاں تک کہ اس کا ہاتھ ہٹا لیا گیا۔"

بدکرداری کے بھید اور آزمائش کا عمل

اگر ہمارے پاس وقت ہوتا، تو ہم بدکرداری کے بھید پر گفتگو کر سکتے تھے۔ بدکرداری کے بھید کی ایک سے زیادہ درست تعریفیں ہو سکتی ہیں، لیکن یہاں اس سے مراد مقدس تواریخ میں، جہاں خداوند اپنے لوگوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے، بھلائی کے ساتھ برائی اور سچائی کے ساتھ گمراہی کو ملا دینے میں شیطان کا عمل ہے۔ کلام مقدس کی ان مقدس تواریخ میں، جہاں خداوند اپنے لوگوں کو ایک آزمائشی عمل سے گزارتا ہے، آپ ہمیشہ بدکرداری کے بھید کو دیکھیں گے—یعنی سچائی کو گمراہی کے ساتھ ملا دینے میں شیطان کی سرگرمی۔ جب لوگ اس آزمائشی مقام پر پہنچتے ہیں، تو بدکرداری کے بھید نے معاملات کو دھندلا دیا ہوتا ہے۔

جب نوح کے آزمائش کے وقت کا آغاز ہوا، تو بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ اس سے پہلے شیطان کا بیج خدا کے بیج کے ساتھ ملا دیا گیا تھا۔ یہی وہ سبب تھا کہ نوح کے زمانے میں بدکاری کے بھید کی تکمیل ہوئی، جسے پیدائش میں اس طور پر بیان کیا گیا ہے کہ خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو اپنی بیویاں بنا لیا—یہی دونوں بیجوں کا اختلاط، بدکاری کا وہ بھید ہے جو نوح کی آزمائش سے پہلے واقع ہوا۔

موسیٰ اور بحیرہٴ احمر کے امتحان کے موقع پر، کلام مقدس بیان کرتا ہے کہ اسرائیل، جس کی آزمائش بحیرہٴ احمر اور سینا پر ہونی تھی، وہاں اتنے عرصہ رہنے کے باعث مصر کی تعلیمات سے بگڑ چکا تھا۔ یہی بدکرداری کا بھید تھا—شیطانی تعلیمات سے متاثر ہونا۔

یہودیوں کے زمانے میں یونانی تعلیمات ہی وہ ذریعہ تھیں جنہوں نے سنہدرین کے لیے ان کے امتحانی عمل کو رد کرنے کی راہ ہموار کی۔

ملیرائیٹ تاریخ میں، پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے اندر ملیرائیٹس ابھی ابھی پوپائیت کے اثر کے 1260 برسوں سے نکلے تھے، جس نے خالص بیج کو ناپاک بیج کے ساتھ ملا کر بدکاری کے ایک بھید کو پیدا کیا، جو ملیرائیٹ تاریخ کے امتحان سے پہلے واقع ہوا تھا۔

یہ بدکاری کا وہ بھید ہے جو ہمیشہ موجود رہتا ہے۔

اگر آپ یہ مطالعہ کریں کہ بدکاری کے بھید کا عمل کس طرح ہوتا ہے، تو Patriarchs and Prophets کے پہلے باب کی طرف جائیں۔ سسٹر وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ شیطان نے آسمان میں بدکاری کے بھید کو کس طرح انجام دیا۔ آسمان میں ایک آزمائش ہونے والی تھی کہ کون سے فرشتے قائم رہیں گے اور کون نکال دیے جائیں گے، اور شیطان اسی آزمائشی عمل سے پہلے آسمان ہی میں بدکاری کے بھید کو انجام دے رہا تھا۔

شیطان نے یہ کام شک پیدا کر کے، اپنے کلام کو خدا کے کلام پر فوقیت دے کر، اور اس سے بھی بڑھ کر، دوسروں کو اپنی جھوٹی تعلیمات کا اظہار کرنے پر آمادہ کر کے انجام دیا—یہ ایک شریر سرگرمی تھی۔ وہ آپ کے ذہن میں شک ڈال دیتا، اور پھر آپ باہر جا کر اس شک کا اظہار ایک جماعت کے سامنے کرتے۔ اگر کوئی اس شک کے بارے میں شکایت کرتا، تو وہ اُس کے خلاف نہیں بلکہ آپ کے خلاف شکایت کرتا۔

حال ہی میں، سپوکین، واشنگٹن کے ایک پادری نے Early Writings، صفحہ 74 پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: "میں ایلین وائٹ کے زمانے کے لغت، ویبسٹرز ڈکشنری، کی طرف گیا، اور figures کا arithmetic سے متعلق کوئی مطلب نہیں ہے۔" جن زیادہ تر لوگوں نے یہ بات سنی، وہ اس کی تحقیق نہ کرتے اور اس کی بات پر یقین کر لیتے۔ کم از کم، وہ پادری اس حوالے میں figures کے مفہوم کے بارے میں شک پیدا کر رہا تھا؛ حقیقت میں، وہ جھوٹ بول رہا تھا۔ Webster's 1828 Dictionary میں ہے: FIGURE, n. حساب میں، ایسا نشان جو کسی عدد کو ظاہر کرے، جیسے 2، 7، 9۔

وہ شک کا اظہار کر رہا تھا اور اُس کام کو انجام دے رہا تھا جیسے بدکاری کے بھید کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ ایڈونٹسٹوں کے لیے، اگر وہ دیکھنے پر آمادہ ہوں، یہ واضح کر رہا تھا کہ زمین کی تاریخ کے اس زمانے میں تمہیں خود اپنے لیے سچائی کو سمجھنا چاہیے اور انسانوں کی نہ سنی چاہیے؛ کیونکہ، "... بدکاری کا بھید تو اب بھی اثر کر رہا ہے: ..."

اوائل تحریرات، صفحہ 74: "... کہ اعداد و اشکال ویسے ہی تھے جیسے وہ چاہتا تھا، کہ اُس کا ہاتھ اُن میں سے بعض اعداد کی ایک غلطی پر پھیلا ہوا تھا اور اُسے چھپائے ہوئے تھا، تاکہ جب تک اُس کا ہاتھ نہ ہٹایا جائے، کوئی اُسے نہ دیکھ سکے۔"

یہ گمراہ کن انداز ہے، اور الٰہیات کے علما اکثر ایسا کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ بائبل یا روح نبوت میں کسی لفظ کا کیا معنی ہے، تو آپ پہلے لغات کی طرف رجوع نہیں کرتے؛ بلکہ نبی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دانی ایل 8:11 میں دانی ایل عبرانی لفظ rum استعمال کرتا ہے، جس کا ترجمہ "away" away "کیا گیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کے معنی "removed" ہیں، لیکن دانی ایل rum کو مزید پانچ مرتبہ استعمال کرتا ہے، اور وہاں اس کے معنی کبھی بھی "away" away "نہیں ہوتے—بلکہ اس کے معنی "exalt" lift up and exalt "ہوتے ہیں۔ پس یہ سمجھنا کہ دانی ایل 8:11 میں rum کے معنی "away" away "ہیں، روایت کی پیروی کرنا ہے، نہ کہ اس طریقے کی پیروی کرنا جس میں دانی ایل نے اس لفظ کو استعمال کیا۔

اسی طرح ایلین وائٹ کے ساتھ بھی: اگر آپ یہ دعویٰ کرنا چاہتے ہیں کہ Early Writings، 74 میں "figures" سے مراد فنی اشکال یا تصویری خاکے ہیں، تو آپ کہہ سکتے ہیں، "ایلین وائٹ کے زمانے کی لغت یہ نہیں کہتی کہ figures کے معنی arithmetic ہیں،" اس اعتماد کے ساتھ کہ زیادہ تر لوگ اس کی جانچ نہیں کریں گے۔ لیکن اگر وہ کرتے، تو وہ پاتے کہ figures کے معنی واقعی arithmetic ہیں۔

لیکن پہلا مقام جہاں آپ رجوع کرتے ہیں، خود ایلین وائٹ ہے: وہ «figures» سے کیا مراد لیتی ہیں؟ Writings* Writings* صفحہ 74 میں وہ کہتی ہیں، "hand was over and hid a mistake in figures" some of the figures اور صفحہ 236 پر وہ کہتی ہیں، "hand covered a mistake in the periods" reckoning of the prophetic periods یہ متعین کرتی ہے کہ اس کی اصطلاح، figures، سے مراد نبوتی ادوار ہیں—حسابی عمل، نہ کہ تصویری نقش و نگار۔

پس خداوند نے کس چیز پر اپنا ہاتھ رکھا؟ اُس نے نبوتی ادوار کے حساب میں ایک غلطی—اعداد—پر اپنا ہاتھ رکھا۔

• ۲۵۲ کی ایلین وائٹ کی تائید

یہی اصل نکتہ ہے۔ بہت سے لوگ وہی پیغام پیش کر رہے ہیں جو ہم پیش کر رہے ہیں، اور میں اُن کی تائید کرتا ہوں۔ لیکن جب بات 2520 کی آتی ہے اور اس امر کی کہ آیا ایلن وائٹ اسے ایک معتبر نبوت سمجھتی تھیں، تو یہی استدلال ہے—یہی ثبوت ہے اور یہیں سے آپ کو آغاز کرنا چاہیے۔ دوسرے تمام دلائل درست اور برحق ہیں، لیکن نقطہ آغاز یہی ہے۔

ارلی رائٹنگز، صفحہ 74 میں، جہاں یہ کہا گیا ہے کہ بعض اعداد و شمار کی غلطی پر خداوند نے اپنا ہاتھ رکھا، وہ اسی کتاب کے صفحہ 236 پر اس کے معنی یوں بیان کرتی ہے: "میں نے خدا کے لوگوں کو پر مسرت امید میں، اپنے خداوند کے منتظر دیکھا۔ لیکن خدا نے ارادہ کیا کہ انہیں آزمائے۔" وہ ٹہرنے کے وقت [22 مارچ، 1844]، یعنی پہلی مایوسی، کی بابت گفتگو کر رہی ہے۔

وہ 22 اکتوبر 1844 کی مایوسی کی بات نہیں کر رہی، کیونکہ وہاں بھی اُن کی آزمائش ہونے والی ہے؛ بلکہ یہاں وہ 22 مارچ 1844، یعنی تاخیر کے وقت، کی بات کر رہی ہے: "خدا نے ارادہ کیا تھا کہ انہیں آزمایا جائے۔" "اُس کے ہاتھ نے نبوتی ادوار کے حساب میں ایک غلطی کو ڈھانپ لیا۔" وہ تاخیر کے وقت کے ذریعے انہیں کیسے آزمانے والا تھا؟ اس طرح کہ اُس نے نبوتی ادوار کے بارے میں اُن کی سمجھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ مستقبل کے بارے میں تمہیں کسی چیز سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ ہم بھول جائیں کہ خداوند نے ماضی میں، ملیریوں کی تاریخ اور اپنی تعلیمات میں، ہماری کس طرح رہنمائی کی ہے۔

یہ نبوتی اوقات وہ تعلیمات ہیں جنہوں نے تاخیر کے وقت کو پیدا کیا۔ "اُس کے ہاتھ نے نبوتی اوقات کے حساب میں ایک غلطی کو ڈھانپ لیا تھا۔ جو لوگ اپنے خداوند کا انتظار کر رہے تھے وہ اس غلطی کو دریافت نہ کر سکے"—ایک ہی غلطی—"اور وہ نہایت عالم لوگ بھی، جو اس وقت کے مخالف تھے، اسے دیکھنے میں ناکام رہے۔ خدا نے ارادہ کیا تھا کہ اُس کی قوم کو ایک مایوسی کا سامنا ہو۔ وقت گزر گیا، اور جنہوں نے اپنے مخلص کے لیے خوشی بھری توقع کے ساتھ نگاہ رکھی تھی وہ غمگین اور دل شکستہ ہو گئے، جبکہ وہ لوگ جو یسوع کے ظہور سے محبت نہ رکھتے تھے بلکہ خوف کے باعث اس پیغام کو قبول کیے ہوئے تھے، اس بات سے خوش ہوئے کہ وہ متوقع وقت پر نہ آیا۔ اُن کے اقرار نے نہ دل پر اثر کیا تھا اور نہ زندگی کو پاک کیا تھا۔ وقت کا گزرنا ایسے دلوں کو ظاہر کر دینے کے لیے خوب موزوں تھا۔ وہی پہلے تھے جنہوں نے پلٹ کر اُن غم زدہ، مایوس لوگوں کا تمسخر اڑایا جو واقعی اپنے مخلص کے ظہور سے محبت رکھتے تھے۔ میں نے خدا کی حکمت کو دیکھا کہ وہ اپنی قوم کو آزماتا ہے اور انہیں ایک کڑی جانچ دیتا ہے تاکہ اُن لوگوں کو ظاہر کرے جو آزمائش کی گھڑی میں پیچھے ہٹ جائیں گے اور پھر مڑ جائیں گے۔

یسوع اور تمام لشکرِ آسمانی نے اُن لوگوں پر پمدردی اور محبت کی نظر ڈالی جو شیریں توقع کے ساتھ اُس کے دیدار کے مشتاق رہے تھے جس سے اُن کی جانیں محبت رکھتی تھیں۔ فرشتے اُن کے گرد منڈلا رہے تھے تاکہ اُن کی آزمائش کی گھڑی میں انہیں سنبھالیں۔ جنہوں نے آسمانی پیام کو قبول کرنے میں غفلت برتی تھی، وہ تاریکی میں چھوڑ دیے گئے، اور خدا کا غضب اُن پر بھڑکا، کیونکہ وہ اُس نور کو قبول نہ کرنا چاہتے تھے جو اُس نے آسمان سے اُن کے لیے بھیجا تھا۔ وہ وفادار مگر مایوس لوگ، جو یہ سمجھ نہ سکتے تھے کہ اُن کا خداوند کیوں نہ آیا، تاریکی میں نہ چھوڑے گئے۔ انہیں پھر اُن کی بائبلوں کی طرف رہنمائی کی گئی تاکہ وہ نبوتی ادوار کی جستجو کریں۔ اعداد سے خداوند کا ہاتھ ہٹا لیا گیا، اور خطا—واحد—کی توضیح کر دی گئی۔

یہاں وہ 1843 کے چارٹ میں موجود اعداد و شمار کی غلطی کی وضاحت کرتی ہیں، اور وہ پہلے ہی یہ متعین کر چکی ہیں کہ یہ اعداد نبوتی ادوار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ "انہوں نے دیکھا کہ نبوتی ادوار 1844 تک پہنچتے ہیں، اور وہی شواہد جو انہوں نے یہ ظاہر کرنے کے لیے پیش کیے تھے کہ نبوتی ادوار 1843 میں ختم ہوتے ہیں، ثابت کرتے تھے کہ وہ 1844 میں اختتام پذیر ہوں گے۔" بحث ختم! ایلن وائٹ 2520 پر اپنی توثیقی مہر ثبت کرتی ہیں۔

1843 کے چارٹ پر صرف تین نبوتی ادوار ایسے تھے جن کے بارے میں وہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ 1843 میں ختم ہوتے ہیں: 1335، 2520، اور 2300۔ خدا نے بعض اعداد کی غلطی—اس چارٹ پر درج نبوتی ادوار—پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا، یہاں تک کہ اس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔ جب اُس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا، تو وفادار منتظر لوگ دوبارہ نبوتی ادوار کے مطالعہ کی طرف رہنمائی پائے، اور انہوں نے دریافت کیا کہ وہی شہادت جو انہیں اس بات کے اعلان تک لے گئی تھی کہ نبوتی ادوار 1843 میں بند ہوئے، بعد میں اس امر کو ثابت کرنے والی مانی گئی کہ ان میں سے دو 1844 میں ختم ہوئے۔

1335 کا آغاز 508ء میں ہوتا ہے اور اس کا اختتام 1843 میں ہوتا ہے۔ 2520 کا آغاز 677 قبل مسیح میں ہوتا ہے اور وہ سال کی تکمیل سے متاثر ہوتی ہے۔ ابتدائی علمبرداروں کا خیال تھا کہ اس کا اختتام 1843 میں ہوا، لیکن بعد میں وہ اس بات کو سمجھ گئے کہ وہی شواہد جن کی بنا پر انہوں نے 1843 کی پیشین گوئی کی تھی، یہ ثابت کرتے ہیں کہ 2520 کی نبوت 1844 میں اختتام پذیر ہوئی۔ 2300 کی نبوت 457 قبل مسیح میں شروع ہوتی ہے، اور ان کا خیال تھا کہ اس کا اختتام 1843 میں ہوا، لیکن مایوسی کے بعد، نبوی ادوار کے اپنے مطالعہ کے ذریعے، انہوں نے یہ ادراک کیا کہ اس کا اختتام 1844 میں ہوا۔

صرف تین پیشین گوئیاں ایسی تھیں جن کے بارے میں انہوں نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ 1843 میں ختم ہوں گی، اور اُن میں سے ایک واقعی ایسا کرتی ہے: 1335۔ یہ پیشین گوئی وہ نہیں ہے جس پر خداوند نے اپنا ہاتھ رکھا تھا۔ یہ ملیرائیٹس کی تاریخ کو توقف کے وقت سے لے کر نصف اللیل کی پکار کے ذریعے 22 اکتوبر 1844 تک مشخص کرتی ہے۔

کل کی پیشکش میں ہم ایلن وانٹ کے اس اقتباس پر ختم ہوئے تھے: "مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے اُن چیزوں کو دیکھا جو 1843 اور 1844 میں دیکھی گئیں۔" یہ ہے، "مبارک ہے وہ جو 1843 تک پہنچتا ہے۔" اگلے پیراگراف میں وہ کہتی ہیں، "پیغام دیا جا چکا تھا۔ اور پیغام کو دوبارہ دہرانے میں کوئی تاخیر نہ ہونی چاہیے، کیونکہ زمانہ کے نشان پورے ہو رہے ہیں؛ اختتامی کام ضرور انجام دیا جانا چاہیے۔ تھوڑے ہی وقت میں ایک بڑا کام کیا جائے گا۔ جلد ہی خدا کی مقررگی سے ایک پیغام دیا جائے گا جو بڑھتے بڑھتے بلند للکار بن جائے گا۔ پھر دانی ایل اپنے حصے میں کھڑا ہوگا تاکہ اپنی گواہی دے۔" Manuscript، Releases جلد 21، 437۔

دانیال 12 کی آیت 13 میں دانیال کا اپنے حصے میں کھڑا ہونا مذکور ہے۔ "مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے اُن باتوں کو دیکھا جو 1843 اور 1844 میں دیکھی گئیں" آیت 12 ہے۔ ایلن وانٹ دانیال 12:12-13 پر الہی تبصرہ پیش کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ یہ آیات وقت کی کسی نبوت کے بارے میں نہیں ہیں، بلکہ ایک ایسے تجربہ کے بارے میں ہیں جس میں 1843 اور 1844 شامل ہیں، اور جو 1843 کی ایک غلط فہمی سے پیدا ہوا، جو ایک مہلت انتظار کو جنم دیتی ہے۔ جب مہلت انتظار آتی ہے، تو "مبارک ہے وہ جو انتظار کرتا ہے۔" اگرچہ رؤیا تاخیر کرے، اُس کا انتظار کرو۔ مبارک ہے وہ شخص جو مہلت انتظار سے لے کر دروازہ بند ہونے تک وفاداری کے ساتھ انتظار کرتا ہے۔ جو کچھ وفادار شخص 1843 اور 1844 میں دیکھتا ہے، وہ ایک برکت ہے جو اسے نہایت مقدس مقام میں لے جاتی ہے۔

1335 کی پیشین گوئی 1843 میں اختتام پذیر ہوئی، اور اس نے نصف شب کی صدا کی آمد کو نشان زد کیا۔ 2520 اور 2300 کی نبوتی مدتیں 1844 میں ختم ہوتی ہیں۔ ایلن وانٹ کہتی ہیں کہ وہی ثبوت جس نے انہیں یہ اعلان کرنے پر آمادہ کیا کہ 2520، 2300، اور 1335 کا اختتام 1843 میں ہوا تھا، بعد میں اس امر کو ثابت کرنے کے لیے تسلیم کیا گیا کہ وہ 1844 میں اختتام پذیر ہوں گی۔

خدا کے کلام سے نور ان کی حالت پر چمکا، اور انہوں نے ایک توقف کے وقت کو دریافت کیا—"اگرچہ وہ [رؤیا] تاخیر کرے، تو بھی اس کا انتظار کر۔" مسیح کی فوری آمد کے لیے اپنی محبت میں انہوں نے رؤیا کی اس تاخیر کو نظر انداز کر دیا تھا، جو اس لیے مقدر کی گئی تھی کہ سچے انتظار کرنے

والوں کو ظاہر کرے۔ پھر ان کے پاس وقت کا ایک نشان تھا۔ تاہم میں نے دیکھا کہ ان میں سے بہت سے اپنی شدید مایوسی سے اوپر نہ اٹھ سکے تاکہ وہ اُس درجے کے جوش اور قوت کے حامل ہوں جس نے 1843 میں ان کے ایمان کو نمایاں کیا تھا۔

شیطان اور اس کے فرشتے اُن پر غالب آ گئے، اور جنہوں نے اس پیغام کو قبول نہ کیا تھا، انہوں نے اپنے آپ کو مبارک باد دی کہ اُن کی دوراندیشی اور حکمت نے انہیں اُس فریب کو قبول کرنے سے بچا لیا، جیسا کہ وہ اسے کہتے تھے۔ وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ وہ اپنے ہی خلاف خدا کی مشورت کو رد کر رہے تھے، اور شیطان اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مل کر خدا کے لوگوں کو پریشان کرنے میں لگے ہوئے تھے، جو آسمان سے بھیجے گئے پیغام پر عمل پیرا تھے۔

اس تاریخ میں عبادت کرنے والوں کی دو جماعتیں ہیں۔ بے وفا جماعت انتظار کرنے والوں کا تمسخر اڑاتی ہے، مگر انتظار کرنے والوں کو نبوتی ادوار کی طرف واپس لایا جاتا ہے اور وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہی شہادت جس نے انہیں 1843 میں 2520 اور 2300 کے اختتام کی تعیین کرنے پر آمادہ کیا تھا، یہی ثابت کرنے والی تھی کہ ان کا اختتام 1844 میں ہوا۔

اگرچہ منتظر رہنے والوں نے اس بات کو پہچان لیا تھا، تاہم وہ پہلے مایوس کن تجربے سے قبل کی طرح خداوند کے لیے ویسے پر جوش نہ تھے۔ نصف شب کی للکار کے پیغام پر اُن کے اندر پھر سے جوش بھڑک اُٹھا۔ منتظر رہنے والوں نے نصف شب کی للکار سے پہلے ہی 1844 کو، یعنی نبوتوں کے اختتام کو، سمجھ لیا تھا۔

"نصف شب کی پکار" کے پیغام نے منتظر رہنے والوں کو 22 اکتوبر 1844 کی تعیین کرنے کے قابل بنایا۔ اس معلومات کے ساتھ، یہ محض 1844 میں کسی وقت نہیں تھا؛ بلکہ عین اسی دن تھا، اور اسی نے اس پیغام کو قوت بخشی۔

کیا آپ اس عمل کو دیکھتے ہیں؟ وہ تعلیمات جو اس تجربے کو پیدا کرتی ہیں، تین پیش گوئیاں ہیں: 1335، 2300، اور 2520۔

یہ سمجھ لینے کے بعد، اُنہوں نے یہ منادی کرنا شروع کی: "بابل سے باہر نکل آؤ۔" یہ دوسرے فرشتے کا پیغام ہے۔

آئیے واضح کر دیں: ٹھہرنے کے وقت پر کیا ختم ہوتا ہے؟ 1843 کے چارٹ کا استعمال۔ انہوں نے اس چارٹ کو ایک طرف رکھ دیا، کیونکہ اب وہ سمجھ گئے تھے کہ خداوند 1844 میں آنے والا ہے، جبکہ چارٹ میں 1843 لکھا تھا۔ پس انہوں نے دوسرے فرشتے کے پیغام کی تاریخ کے لیے اس چارٹ کو ایک طرف رکھ دیا۔

دوسرے فرشتے کی تاریخ میں اُن کا پیغام کیا بن جاتا ہے؟ آخری پیراگراف اس کی وضاحت کرتا ہے۔

اس پیغام کے ایماندار کلیسیاؤں میں ستائے جاتے تھے۔ کچھ مدت تک وہ لوگ جو اس پیغام کو قبول نہ کرتے تھے، خوف کے باعث اپنے دلوں کے جذبات کے مطابق عمل کرنے سے رکے رہے؛ لیکن وقت کے گزرنے نے ان کے حقیقی احساسات کو ظاہر کر دیا۔ وہ اس گواہی کو خاموش کرنا چاہتے تھے جیسے انتظار کرنے والے اپنے آپ پر لازم سمجھتے تھے کہ وہ پیش کریں، یعنی یہ کہ نبوتی ادوار 1844 تک ممتد تھے۔

کون سے نبوتی ادوار؟ 2520، 2300، اور 1335۔ اس تاریخ میں پہلی اُن کا پیغام ہے۔ اب وہ کہہ رہے ہیں، "ہم سمجھ گئے! یہ نبوتیں 1844 تک امتداد رکھتی ہیں۔" نصف اللیل کی فریاد کی تاریخ میں اُن کا پیغام 2520 اور 2300 سالہ نبوتیں ہیں۔

ایک مدت تک وہ لوگ جو پیغام کو قبول نہ کرتے تھے، خوف کے باعث اپنے دلوں کے جذبات پر عمل کرنے سے روکے رہے؛ لیکن وقت کے گزرنے نے اُن کے حقیقی احساسات کو ظاہر کر دیا۔ وہ اُس گواہی کو

خاموش کرنا چاہتے تھے جس کے پیش کرنے پر منتظر رہنے والوں نے اپنے آپ کو مجبور پایا، یعنی یہ کہ نبوتی ادوار 1844 تک ممتد تھے۔ ایمانداروں نے نہایت وضاحت کے ساتھ اپنی غلطی—ایک عجیب و غریب غلطی—بیان کی، اور وہ وجوہ پیش کیں جن کی بنا پر وہ 1844 میں اپنے خداوند کے آنے کی توقع رکھتے تھے۔ ان کے مخالفین ان مضبوط دلائل کے خلاف کوئی حجت پیش نہ کر سکے۔ تاہم کلیسیاؤں کا غضب بھڑک اٹھا؛ انہوں نے عزم کر لیا کہ نہ تو ثبوت کو سنیں گے، اور نہ ہی گواہی کو کلیسیاؤں میں جگہ دینے دیں گے، تاکہ دوسرے لوگ اسے سن نہ سکیں۔

جب آپ 2520 کو 2300 دنوں کے ساتھ مربوط کر کے پیش کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ ملیری تاریخ میں، آپ کو کلیسیاؤں سے خارج کر دیا جاتا ہے، اور اُس پیغام کو خاموش کر دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جنہوں نے اس نور کو، جو خدا نے انہیں بخشا تھا، دوسروں سے روک رکھنے کی جرأت نہ کی، انہیں کلیسیاؤں سے خارج کر دیا گیا؛ لیکن یسوع اُن کے ساتھ تھا، اور وہ اُس کے چہرے کے نور میں شادمان تھے۔ وہ دوسرے فرشتے کے پیغام کو قبول کرنے کے لیے تیار کیے گئے تھے۔ "Early Writings, 235-237

2520 کے مطالعہ میں داخل ہوئے بغیر، ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ایلین وائٹ 2520 پر اپنی مہر توثیق ثبت کرتی ہیں۔ اگر آپ یہ نہیں دیکھ سکتے، تو آپ کو دعا کرنی چاہیے کہ یسوع آپ کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دے۔ ایلین وائٹ نے کہا کہ وہی شہادت جس نے انہیں 1843 کی پیش گوئی کرنے تک پہنچایا تھا، بعد میں یہ ثابت کرنے کے لیے دیکھی گئی کہ یہ نبوتی ادوار 1844 میں ختم ہوئے۔ وہ ہمیشہ نبوتی ادوار، یا اعداد، کو جمع کے صیغہ میں بیان کرتی ہیں۔ 1843 کے چارٹ پر صرف تین نبوتی ادوار ایسے ہیں جو 1843 میں ختم ہوئے۔

جو 1843 میں ختم ہوتی ہے، یعنی 1335، وہ نحوی درستی کے لیے اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ اُس کے لیے "اعداد" اور "نبوتی ادوار" کہنے کے لیے کم از کم دو نبوتی ادوار موجود ہوں۔ اگر تین ہوں اور آپ اُن میں سے ایک کو نکال دیں، تو وہ دو جن کی وہ توثیق کرتی ہے 2520 اور 2300 ہی ہیں، خواہ کوئی اور کچھ بھی کہے۔

اس تاریخ میں—بشمول 22 اکتوبر 1844 کو ایڈونٹسٹوں کی عظیم مایوسی کے—خداوند ایک ایسا تجربہ پیدا کر رہا تھا جس میں وہ کلیسیاؤں سے باہر کیے جا رہے تھے، تاکہ وہ انسانوں کے اثر و رسوخ پر نہیں بلکہ کلام خدا پر قائم ہوں۔ انہیں اس تجربے کی ضرورت تھی تاکہ یسوع مسیح کے ساتھ اقدس الاقداس میں داخل ہونے کے لیے وہ ایمان رکھ سکیں۔ وہ ابدی انجیل کو انجام تک پہنچانے کے لیے انہیں کامل بنا رہا تھا۔

بنیاد گزاروں کی شہادت: جیمز وائٹ اور یوریاہ اسمتھ

اس کے بعد ہمارے پاس دو علمبردار ہیں، جیمز وائٹ اور یوریاہ اسمتھ۔ یہی وہ بنیادی اشخاص ہیں جن کا حوالہ جدید الہیات دان اس دعوے کے لیے دیتے ہیں کہ جیمز وائٹ نے 1863 میں 2520 کو رد کر دیا تھا، اور یوریاہ اسمتھ نے 1870 اور 1880 کی دہائیوں میں اپنی تحریروں میں اسے رد کیا تھا۔

ہم 1844 کی طرف، اور اس کے فوراً بعد کے زمانے کی طرف، واپس جا رہے ہیں تاکہ دیکھیں کہ جیمز وائٹ اور اُریاہ اسمتھ اسی عین تاریخ کو کس طرح بیان کرتے ہیں جسے ابھی ابھی ایلن وائٹ نے بیان کیا ہے۔ وہ نبوتی ادوار کا ذکر کرتی ہیں، اور اس بات کا بھی کہ خداوند نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور غلطی ظاہر ہو گئی؛ اور یہی بات یہ دونوں ابتدائی پیشوا بھی بیان کرتے ہیں۔

ایلن وائٹ "2520" یا "سات زمانے" نہیں کہتیں، لیکن اوریہ اسمتھ اور جیمز وائٹ ایسا کہتے ہیں۔ وہ یہ واضح کرتے ہیں کہ اس تاریخ میں جن نبوتی ادوار کو تسلیم کیا گیا، وہ 2520 اور 2300 تھے۔

جیمز وائٹ، Review and Herald، جلد 1، 9 جولائی 1851ء: "ایک معترض کہتا ہے، 'میں اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ نصف شب کی صدا ابھی دی جا چکی ہے۔' نہ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ نصف شب کی صدا ہمارے ذریعہ سنی گئی ہے، اور نہ یہ کہ وہ کبھی سنی جائے گی۔ متی 25:6 کی صدا، 'دیکھو، دولہا آتا ہے،' ایک مشرقی شادی کی تاریخ میں ہے۔ لیکن یہ بات کہ ایک صدا دی گئی، اور 1844ء کے موسم خزاں میں تمام ایڈونٹ جماعت نے اسے پوری طرح قبول کیا، جو تمثیل کی نصف شب کی صدا کے ساتھ اچھا موازنہ رکھتی ہے، ان لوگوں کے لیے جنہیں اس میں تجربہ حاصل ہوا تھا، قابل انکار نہیں ہونی چاہیے۔"

جیمس وائٹ اُس تاریخ سے بحث کر رہے ہیں جس میں لوگ نیم شب کی پکار کو رد کر رہے ہیں اور راہ سے گر رہے ہیں۔ وہ اسی کے جواب میں کلام کر رہے ہیں اور اس تاریخ پر گفتگو کریں گے۔

یہ عین وقت پر آیا۔ تمثیل کی پکار فوراً تاخیر کے بعد، اور اونگھنے اور سونے کے بعد بلند ہوئی۔ یہ ہماری اس تاخیر کے بعد ہوئی، جب ہم مایوس ہو چکے تھے، اور ہماری سماعت تک اس وقت پہنچی جب ہم ایک حالت جمود میں تھے۔ اس پکار نے دس کنواریوں کو جگا دیا، اور انہیں اپنی چراغوں کو درست کرنے کی طرف لے گئی۔ یہ، روح کی قدرت کے ساتھ، آمد مسیح کے لوگوں کو بیدار کرنے کا باعث ہوا، اور انہیں اس طرح بائبل کی تفتیش پر آمادہ کیا جیسا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا، اور اپنے آپ کو اور اپنی دنیوی املاک کو کامل طور پر خداوند کے لیے مخصوص کرنے کی طرف لے گیا۔ جنہوں نے یہ پکار دی کہ خداوند 1844 کے ساتویں مہینے میں آئے گا، انہوں نے صاف طور پر دیکھا کہ نبوتی ادوار اسی وقت تک پہنچتے ہیں؛ لہذا، جو شہادت ادوار سے پیش کی گئی تھی تاکہ یہ ثابت کیا جائے کہ آمد 1843 میں ہوگی، وہی اس بات کو ثابت کرتی تھی کہ وہ 1844 میں ہوگی۔ تب ہم نے حساب کرنے کے اس طریقے میں ایک غلطی دیکھی جو 2300 دنوں کو 1843 میں ختم کرتا تھا۔ ان میں سے کسی نے بھی، جنہوں نے آمد مسیح کے خلاف لکھا، اسے نہ دیکھا۔ دستِ عنایت—Providence—میں بڑے حرف "P" کے ساتھ—اس غلطی—واحد—پر پردہ ڈالے رکھا، یہاں تک کہ اسے دیکھے جانے کا وقت آ پہنچا۔ غلطی اس میں تھی کہ 2300 میں سے پورے 457 برس منہا کر لیے گئے، جس سے 1843 باقی رہتا تھا، بغیر اس کے کہ 457 ق م کے اس جزوی حصے کا کچھ حساب کیا جاتا جو اس وقت گزر چکا تھا جب وہ فرمان صادر ہوا تھا، جس سے 70 ہفتوں کا حساب کیا جاتا ہے۔

"ہمارے ذہن اُس وقت کے اُس نکتے کی طرف متوجہ ہوئے، [1843]، اس حقیقت کے باعث کہ جب مختلف نبوتی ادوار کی تاریخوں کا آغاز اُن برسوں سے کیا گیا جن میں بہترین ماہرین علم تواریخ اُن واقعات کی تکمیل متعین کرتے ہیں جو اُن کے آغاز کی علامت ہوتے تھے، تو وہ سب بظاہر اسی سال پر جا کر ختم ہوتے تھے۔"

اب وہ ہمیں اُن نبوتی ادوار کے بارے میں بتاتا ہے جن کے متعلق اُن کا خیال تھا کہ وہ 1843 میں ختم ہوتے تھے۔

"تاہم، یہ صرف ظاہری تھا۔" یہ صرف ظاہری تھا کہ وہ 1843 میں ختم ہوئے۔ وہ یہ پائیں گے کہ وہ 1844 میں ختم ہوئے۔

"ہم 'سات زمانوں'، یا 2520 برس، کی تاریخ منسیٰ کی اسپیری سے شمار کرتے ہیں، جیسے علمائے تواریخ نے بڑے اتفاق رائے کے ساتھ 677 قبل مسیح قرار دیا ہے۔" یہی وہ نبوتی ادوار تھے جن سے وہ بحث کر رہے تھے۔ "اس مدت کے آغاز کے لیے یہی وہ واحد تاریخ ہے جس سے ہم نے کبھی حساب کیا ہے؛ اور 2520 برس میں سے 677 قبل مسیح منہا کرنے پر 1843 عیسوی باقی رہ جاتا تھا۔ تاہم، ہم نے اس بات پر غور نہ کیا کہ چونکہ 2520 برس پورے کرنے کے لیے 677 کامل برس قبل مسیح اور 1843 کامل برس عیسوی درکار تھے، اس لیے یہ بھی لازم آتا تھا کہ ہم اس مدت کو 1844 عیسوی میں اتنا آگے تک بڑھائیں جتنا یہ 677 قبل مسیح کے آغاز کے بعد شروع ہوئی ہو۔"

وہ نبوتی ادوار جن میں "Providence کے ہاتھ نے اُس کی غلطی پر اپنا ہاتھ رکھا،" 2520 کو بھی شامل کرتے تھے۔

اوریاہ اسمتھ: "جب وقت 1843ء کے بعد بھی گزرتا رہا، تو بہت سے لوگوں نے اپنی متوقع رہائی کے سال کے متعلق اپنی مایوسی کے اسباب دریافت کرنا شروع کیے۔ تب یہ بات واضح ہوئی کہ اگر تمام نبوتی ادوار کا آغاز قبل مسیح کے انہی برسوں سے مانا جائے، جن سے ہم ہمیشہ ان کی ابتدا قرار دیتے آئے تھے، تو وہ، خواہ ہم یہ فرض ہی کیوں نہ کریں کہ ہماری زمانہ شناسی اور ان کے آغاز کی تعیین درست تھی، 1844ء کے سال کے کسی وقت تک پہنچے بغیر اپنے اپنے اختتام کو نہ پہنچتے۔ چنانچہ سات زمانے، یا 2520 سال، جن کا آغاز 677 ق م میں ہوا—عظیم یوبیل، یا 2450 سال [جن کی نمائندگی نہ 1843 کے چارٹ پر تھی نہ 1850 کے چارٹ پر]، جن کا آغاز 607 ق م میں ہوا—اور دانی ایل کے 2300 سال، جن کا آغاز 457 ق م میں ہوا—ان میں سے ہر ایک کے ان برسوں کا ایک حصہ، جن سے ان نبوتی ادوار کی تاریخ بالترتیب قائم کی گئی تھی، ان متعدد واقعات کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی گزر چکا تھا جو ان کے آغاز کی علامت تھے؛ لہذا ضروری تھا کہ وہ 1844ء میں اتنی مدت تک آگے بڑھیں جتنی مقدار سے وہ ان قبل مسیح برسوں کے آغاز کے بعد شروع ہوئے تھے جن سے وہ جدا جدا شمار کیے جاتے ہیں، تاکہ یا تو ہر ایک میں برسوں کی تعداد پوری ہو جائے، یا ہماری زمانہ شناسی کی درستی آزمائی جا سکے۔ لیکن ان متعلقہ قبل مسیح برسوں میں اس وقت کے بارے میں کوئی سراغ موجود نہ تھا جب یہ مختلف ادوار شروع ہوئے؛ اور نتیجتاً، ان کے اختتام کے سال میں ان کے خاتمے کا وقت صحت کے ساتھ متعین نہیں کیا جا سکتا تھا۔"

یوریاہ اسمتھ اور جیمز وانٹ دونوں گواہی دیتے ہیں کہ وہ نبوتی ادوار جن کے 1844 میں اختتام پذیر ہونے کو تسلیم کیا گیا تھا، 2520 اور 2300 سال تھے، اور اس ضمن میں وہی تعبیرات استعمال کرتے ہیں جو ایلن وانٹ نے Early Writings، صفحہ 236 اور بعد کے صفحات میں استعمال کی ہیں۔

سچائی کی زنجیر: ولیم ملر کے آغاز کے نکات

اوائل تحریرات، صفحہ 230: "خدا نے اپنے فرشتے کو"—فرشتہ جبرائیل کو—"ایک کسان کے دل پر اثر انداز ہونے کے لیے بھیجا"—ولیم ملر—"جو بائبل پر ایمان نہیں رکھتا تھا، تاکہ اسے پیشین گوئیوں کی جستجو کرنے کی راہ پر لے آئے۔ خدا کے فرشتے بار بار اس برگزیدہ شخص کے پاس آئے، تاکہ اس کے ذہن کی راہنمائی کریں اور ان پیشین گوئیوں کو، جو ہمیشہ سے خدا کے لوگوں پر تاریک رہی تھیں، اس کی سمجھ پر کھول دیں۔ سچائی کی زنجیر کا آغاز اسے دیا گیا، اور وہ ایک کے بعد ایک کڑی کی تلاش میں آگے بڑھتا گیا، یہاں تک کہ وہ خدا کے کلام کو حیرت اور تحسین کے ساتھ دیکھنے لگا۔ اس نے وہاں سچائی کی ایک کامل زنجیر دیکھی۔ وہ کلام جسے وہ غیر الہامی سمجھتا تھا، اب اپنے حسن اور جلال میں اس کی نظر کے سامنے کھل گیا۔ اس نے دیکھا کہ صحیفہ کا ایک حصہ دوسرے کی وضاحت کرتا ہے"—جبرائیل نے اسے وہ طریقہ تفسیر دکھایا جسے ہم proof-texting کہتے ہیں، یعنی سطر پر سطر، یہاں تھوڑا اور وہاں تھوڑا۔

جبریل نے اسے سلسلہ حق کا آغاز اور نصوص مقدسہ سے استدلال کرنے کا طریقہ عطا کیا۔

ولیم ملر، 18، Advent Review and Sabbath Herald، اپریل 1854: "کلام مقدس کے مزید مطالعہ سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ غیر یہ اقوام کی بالادستی کے سات زمانے اس وقت سے شروع ہونے چاہیں جب یہودی منسی کی اسیری کے وقت ایک خودمختار قوم رینے سے باز آ گئے، جسے بہترین ماہرین علم تواریخ نے 677 ق م قرار دیا ہے؛ اور یہ کہ 2300 دن ستر ہفتوں کے ساتھ شروع ہوئے، جن کی تاریخ بہترین ماہرین علم تواریخ نے 457 ق م سے مقرر کی ہے؛ اور یہ کہ 1335 دن، جو روزانہ کی قربانی کے موقوف کپے جانے اور اس مکروہ شے کے قائم کیے جانے سے شروع ہوتے ہیں جو ویران کر دیتی ہے، [12:11] 12:11] اُن کی تاریخ پاپائی بالادستی کے قائم ہونے سے شمار کی جانی چاہیے، بت پرستانہ مکروہات کے دور کیے جانے کے بعد، اور یہ، اُن بہترین مؤرخین کے مطابق جن سے میں

رجوع کر سکا، تقریباً 508ء سے مؤرخ کیا جانا چاہیے۔"

ایلن وائٹ کہتی ہیں کہ جبرائیل نے ولیم ملر کو سچائی کی زنجیر کا نقطہ آغاز عطا کیا، اور ولیم ملر گواہی دیتا ہے کہ اسے دیے گئے تین نقطہ ہائے آغاز 508ء، 677 ق م، اور 457 ق م ہیں۔ اسے ان نبوتوں کے نقطہ ہائے آغاز فرشتہ جبرائیل کی طرف سے دیے گئے، جنہوں نے نیم شب کی پکار کی تاریخ کو پیدا کیا۔

آخری فریب: روح نبوت کو رد کرنا

منتخب پیغامات، کتاب 1، صفحہ 48: "شیطان . . . مسلسل جعلی چیز کو آگے بڑھاتا رہتا ہے—تاکہ سچائی سے برگشتہ کر دے۔ شیطان کا بالکل آخری فریب یہ ہوگا کہ خدا کے روح کی گواہی کو بے اثر کر دے۔" شیطان کا آخری فریب روح نبوت کو تباہ کرنا ہے۔

اگر آپ ان بنیادی حقائق کو رد کرتے ہیں، تو آپ بیک وقت روح نبوت کو بھی رد کر رہے ہوتے ہیں۔ ایلن وائٹ 2520 کی توثیق کرتی ہیں۔ 2520 کو رد کیجیے، اور آپ بچے کو بھی نہلانے کا پانی سمیت باہر پھینک رہے ہیں۔

"شیطان . . . مسلسل جعلی چیز کو آگے بڑھا رہا ہے—تاکہ حق سے دور لے جائے۔ شیطان کا بالکل آخری فریب یہ ہوگا کہ خدا کے روح کی گواہی کو بے اثر بنا دے۔ 'جہاں رؤیا نہیں ہوتا، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں' (امثال 29:18)۔" وہ روح نبوت کو رد کرنے کی بابت گفتگو کر رہی ہے، اور اسی سلسلے میں کہتی ہے کہ اگر آپ روح نبوت کو رد کریں، تو جہاں رؤیا نہیں ہوتا وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ رؤیا کیا ہے؟ اگر آپ روح نبوت کو رد کریں، تو وہ کون سا رؤیا ہے جس سے آپ محروم ہو جاتے ہیں؟

"رؤیا کو لکھ، اور اُسے لوحوں پر واضح طور پر ثبت کر، تاکہ جو اُسے پڑھے وہ دوڑ سکے۔" (حقوق 2:2 (KJV)۔ اگر آپ نبوت کی روح کو رد کرتے ہیں، تو آپ 1843 کے چارٹ کو رد کرنے جا رہے ہیں؛ اور اگر آپ اس چارٹ کو رد کرتے ہیں، تو آپ نبوت کی روح کو رد کر رہے ہیں۔

"شیطان نہایت مکاری سے، مختلف طریقوں سے اور گوناگوں ذریعوں کے ذریعے، خدا کے باقی ماندہ لوگوں کے سچے گواہی نامہ پر سے اُن کے اعتماد کو متزلزل کرنے کے لیے کام کرے گا۔ ٹیسٹیمونیز کے خلاف ایک ایسی نفرت بھڑکائی جائے گی جو شیطانی ہوگی۔" بعض اوقات ہم "شیطانی" کو پراسرار بد اعمالیوں کے طور پر سمجھتے ہیں، لیکن Patriarchs and Prophets میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ شیطان شکوک و شبہات کو دل میں اتارنے کے ذریعے کام کرتا ہے۔ یہی روح نبوت اور ان بنیادی حقائق کے خلاف شیطانی حملہ ہے۔ یہ اُن لوگوں کے ذریعے ہوتا ہے جن پر ہمیں اعتماد کرنا چاہیے، اور وہی یہ شکوک دل میں ڈالتے ہیں۔

"شہادتوں کے خلاف ایک ایسی عداوت بھڑکائی جائے گی جو شیطانی ہوگی۔ شیطان کی کارفرمائیاں یہ ہوں گی کہ کلیسیاؤں کا ان پر سے ایمان متزلزل کر دے، اور اس کی وجہ یہ ہے: اگر خدا کے روح کی تنبیہوں، ملامتوں، اور مشورتوں پر کان دھرا جائے تو شیطان کے لیے اتنا صاف راستہ نہیں رہتا کہ وہ اپنے فریب اندر لائے اور جانوں کو اپنی گمراہیوں میں جکڑ لے۔" Selected Messages, book 1, 48

جب ہم اس گفتگو کو اختتام تک پہنچاتے ہیں، تو جب سسٹر وائٹ یہ کہتی ہیں کہ ہمیں مستقبل سے سوائے اس کے اور کسی چیز کا خوف نہیں کہ ہم خداوند کی راہنمائی کو بھول جائیں، تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جس خداوند کی راہنمائی کا وہ ذکر کرتی ہیں وہ ٹھہرنے کے وقت سے لے کر بند دروازہ تک کی تاریخ ہے—وہ تاریخ جس کی نمائندگی اصطلاح "Midnight Cry" سے ہوتی ہے۔ ہمیں مستقبل سے سوائے اس کے اور کسی چیز کا خوف نہیں کہ ہم یہ بھول جائیں کہ خداوند نے ہمیں The Midnight Cry کے تجربہ میں کس طرح راہنمائی بخشی، اور نیز وہ تعلیمات بھی جو اس راہنمائی سے مربوط

ہیں۔ وہ تعلیمات جنہوں نے اس تجربہ کو پیدا کیا، وقت کی وہ تین نبوتیں ہیں، جو ان تاریخوں سے شروع ہوتی ہیں جو فرشتہ جبرائیل نے William Miller کو عطا کیں۔ ہمیں مستقبل سے سوائے اس کے اور کسی چیز کا خوف نہیں کہ ہم ان تعلیمات کو بھول جائیں، جن میں 2520 بھی شامل ہے، جنہوں نے The Midnight Cry کے تجربہ کو پیدا کیا جبکہ خداوند نے Millerites کو ابدی انجیل کے نقطہ عروج تک راہنمائی بخشی۔

اسپالڈنگ اینڈ میگن، صفحات 305-306: "ایک بات یقینی ہے: وہ سیونتھ-ڈے ایڈونٹسٹ جو شیطان کے جھنڈے تلے اپنا موقف اختیار کریں گے، سب سے پہلے خدا کے روح کی گواہیوں میں پائی جانے والی تنبیہات اور ملامتوں پر اپنا ایمان ترک کریں گے۔" آپ بنیادوں کو رد کرتے ہیں، تو آپ روح نبوت کو رد کر رہے ہیں۔ اگر آپ روح نبوت کو رد کرتے ہیں، تو آپ بنیادوں کو رد کر رہے ہیں۔ یہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ جہاں روح نبوت نہیں، وہاں رویا نہیں۔

زیادہ گہری تخصیص اور زیادہ پاک خدمت کے لیے بلاہٹ دی جا رہی ہے، اور دی جاتی رہے گی۔ بعض لوگ جو اب شیطان کی تلقینات کو زبان دے رہے ہیں، ہوش میں آجائیں گے۔ بعض ایسے ہیں جو اعتماد کے اہم مناصب پر فائز ہیں، مگر اس زمانہ کے لیے مقررہ سچائی کو نہیں سمجھتے۔ ان تک یہ پیغام پہنچایا جانا چاہیے۔ اگر وہ اسے قبول کریں، تو مسیح انہیں قبول کرے گا، اور انہیں اپنے ساتھ مل کر کام کرنے والے عامل بنائے گا۔ لیکن اگر وہ اس پیغام کو سننے سے انکار کریں، تو وہ تاریکی کے شہزادہ کے سیاہ علم کے نیچے اپنی جگہ اختیار کریں گے۔

مجھے یہ کہنے کی ہدایت دی گئی ہے کہ اس زمانہ کے لیے قیمتی سچائی انسانی اذہان پر زیادہ سے زیادہ وضاحت کے ساتھ منکشف ہو رہی ہے۔ ایک خاص معنی میں مردوں اور عورتوں کو مسیح کا گوشت کھانا اور اُس کا خون پینا ہے۔ فہم میں ترقی ہو گی، کیونکہ سچائی میں مسلسل وسعت پانے کی صلاحیت ہے۔ سچائی کا الہی بانی اُن لوگوں کے ساتھ، جو اُسے جاننے کے لیے آگے بڑھتے ہیں، اور زیادہ بلکہ برابر زیادہ قریب کی رفاقت میں آئے گا۔ جب خدا کے لوگ اُس کے کلام کو آسمان کی روٹی کے طور پر قبول کریں گے، تو وہ جان لیں گے کہ اُس کا ظہور صبح کی مانند یقینی ہے۔ وہ روحانی قوت حاصل کریں گے، جس طرح جسم خوراک کھانے سے جسمانی قوت حاصل کرتا ہے۔

ہم بنی اسرائیل کو مصری غلامی سے نکال کر بیابان میں سے گزارتے ہوئے کنعان تک لے جانے میں خداوند کے منصوبے کو آدھا بھی نہیں سمجھتے۔

"جب ہم انجیل سے چمکنے والی الہی کرنوں کو سمیٹتے ہیں تو ہمیں یہودی نظام عبادت کی زیادہ واضح بصیرت حاصل ہوگی، اور اس کی اہم سچائیوں کی قدر و منزلت زیادہ گہری ہوگی۔ حق کی بابت ہماری جستجو ابھی نامکمل ہے۔ ہم نے نور کی صرف چند کرنیں ہی سمیٹی ہیں۔ جو لوگ روزانہ کلام کے طالب علم نہیں ہوتے، وہ یہودی نظام عبادت کے مسائل کو حل نہ کر سکیں گے۔ وہ اُن سچائیوں کو نہ سمجھیں گے جو ہیکل کی خدمت کے ذریعے سکھائی گئیں۔ خدا کے عظیم منصوبہ کی دنیوی فہم اس کے کام میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ آنے والی زندگی اُن قوانین کے معنی کو آشکار کرے گی جو مسیح نے، بادل کے ستون میں مستور ہو کر، اپنی قوم کو دیے تھے۔" Spalding and Magan, 305-306

وہ ایڈونٹسٹ جو حیوان کا نشان قبول کرتے ہیں، اور شیطان کے جھنڈے تلے کھڑے ہوتے ہیں، سب سے پہلے روح نبوت کو رد کرتے ہیں۔

اس عبارت میں دو گروہ ہیں: وہ جو خداوند کو جاننے کے لیے آگے بڑھتے ہیں، اُس کا گوشت کھاتے اور اُس کا خون پیتے رہتے ہیں، اور خدا کے کلام کا مطالعہ جاری رکھتے ہیں؛ اور وہ جو ایسا نہیں کرتے۔ حق کی ترقی ابھی مکمل نہیں ہوئی؛ وہ خدمت مقدس کے بارے میں ایسی باتیں کہیں گے جو ابھی تک نہیں کہی گئی ہیں۔ وہ مسیح کے زمانہ میں تدبیر کی تبدیلی پر زور دیں گے، جو میلراٹھت زمانہ میں ہونے

والی تبدیلی کی پیش نمائی کرتی ہے، اور اُس تدبیر کی طرف اشارہ کرتی ہے جب مسیح مردوں کی عدالت سے زندوں کی عدالت کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ وہ مقدس کے بارے میں اور ایسی باتیں کہیں گے، اور یہ بھی کہ خداوند اپنی روح کے انڈیلے جانے کے وسیلہ سے ان تبدیلیوں میں اپنی حرکات کو کس طرح نمایاں کرتا ہے۔

مزید دو اقتباسات، اور ہم تقریباً مکمل کر چکے ہیں۔

وہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ جو نصف اللیل کی پکار کو رد کرتے ہیں، راہ سے گر جاتے ہیں، اور خداوند کی اُن رہنمائیوں اور عقیدتی تعلیمات کو رد کرتے ہیں جو نصف اللیل کی پکار کی تاریخ کو وجود میں لاتی ہیں۔ ہمیں اسی بات سے ڈرنا چاہیے—یعنی اُن تعلیمات کو رد کرنا اور اُس تجربہ کو نہ سمجھنا۔ ایسا کرتے ہوئے ہم روح نبوت کو رد کر رہے ہوتے ہیں۔

سسٹر وانٹ 2520 پر اپنی مہر توثیق ثبت کرتی ہیں۔ ہم دکھائیں گے کہ وہ Chart 1843 پر دیگر حقائق پر بھی اپنی مہر توثیق ثبت کرتی ہیں۔

دنیا کے اختتام پر، جب یہ سب کچھ ہماری تاریخ میں ابدی انجیل کے نقطہٴ عروج تک پہنچے گا، ایڈونٹ ازم کو اُس تین مرحلہ وار آزمائشی عمل کا سامنا ہوگا جس کی پیشگی تمثیل قائم کی جا چکی ہے، جیسا کہ ولیم ملر کے تجربے میں دیکھا گیا ہے۔

ولیم ملر نے تین غلطیاں کیں: (1) اُس نے نصف شب کی پکار کو رد کیا اور نیچے موجود شریر دنیا کی طرف جانے والی راہ سے گر پڑا۔ (2) اُس کے بعد اُس نے انسانی اثر و رسوخ، یعنی جوشوا ہائمز، پر بھروسا کیا۔ (3) اُس نے سبت کو رد کیا۔

ایک سوال اٹھا: "کیا اُس نے سبت کو رد کیا یا مقدس کو؟" اُس مدتِ زمانی میں جو تعلیم زمینی مقدس سے آسمانی مقدس کی طرف منتقل ہوئی، ممکن ہے کہ میلر اُسے پوری طرح نہ سمجھ سکا ہو۔ جب ایلن وانٹ کو نہایت مقدس مقام میں لے جایا گیا، تو اُس نے عہد کے صندوق میں دس احکام دیکھے، اور سبت کے حکم کے گرد ایک مقدس درخشندگی تھی۔

ملر نے جس چیز کو رد کیا وہ خدا کی شریعت تھی—سبت۔ پس، ملر نے نصف اللیل کی فریاد کو رد کیا، پھر بشر پر تکیہ کیا، اور پھر حیوان کا نشان قبول کر لیا۔ یہی بات دنیا کے آخر میں دہرائی جاتی ہے۔

ٹیسٹیمنیز، جلد 5، صفحہ 211: "یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ کلیسیا—خداوند کا مقدس—سب سے پہلے خدا کے غضب کی ضرب کو محسوس کرنے والی تھی۔ وہ بزرگ آدمی، وہ جنہیں خدا نے بڑی روشنی عطا کی تھی اور جو لوگوں کے روحانی مصالح کے محافظ کے طور پر قائم تھے، اپنی امانت سے غداری کر بیٹھے تھے۔" وہ حزقی ایل 8 اور 9، یعنی مہر کیے جانے، پر تبصرہ کر رہی ہیں۔ سسٹر وانٹ کہتی ہیں کہ حزقی ایل 9 میں مہر کیا جانا وہی ہے جو مکاشفہ 7 میں مہر کیا جانا ہے۔ وہ 144,000 کے مہر کیے جانے کے زمانی عرصے کی بابت گفتگو کر رہی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جو لوگ محافظ ہونے والے تھے، وہ اپنی امانت سے غداری کر بیٹھے تھے۔

"انہوں نے یہ مؤقف اختیار کر لیا تھا کہ ہمیں سابقہ ایام کی مانند معجزات اور خدا کی قدرت کے نمایاں ظہور کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ زمانے بدل گئے ہیں۔" اُن کی پہلی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے نصف اللیل کی پکار کی مخالفت کی اور کہا، "نصف اللیل کی پکار کی اس تاریخ میں جو کچھ واقع ہوا، وہ دوبارہ وقوع پذیر نہیں ہوتا۔" وہ راہ سے ہٹتے جا رہے ہیں۔

"یہ کلمات اُن کے لیے ایمانی کو تقویت دیتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں: خداوند نہ بھلائی کرے گا، نہ برائی۔ وہ اتنا زیادہ رحیم ہے کہ اپنے لوگوں پر عدالت میں مواخذہ نہ کرے گا۔ یوں 'سلامتی اور امن' اُن لوگوں کی صدا ہے جو پھر کبھی اپنی آواز نرسنگے کی مانند بلند نہ کریں گے تاکہ خدا کے

لوگوں پر اُن کی خطائیں اور یعقوب کے گھرانے پر اُن کے گناہ ظاہر کریں۔ یہ گونگے کتے جو بھونکنا نہ چاہتے تھے، وہی ہیں جو ایک برانگیختہ خدا کے عادلانہ انتقام کو محسوس کریں گے۔ مرد، کنواریاں، اور ننھے بچے سب کے سب اکٹھے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ "Testimonies, volume 5, 211۔"

یرمیاہ نے ولیم ملر کی دوسری ناکامی کے بارے میں کہا، "خداوند یوں فرماتا ہے؛ ملعون ہے وہ شخص جو انسان پر بھروسا رکھتا ہے، اور بشر کو اپنا بازو بناتا ہے، اور جس کا دل خداوند سے پھر جاتا ہے۔" یرمیاہ 17:5 (KJV)۔ اگر آپ کسی انسان پر بھروسا رکھتے ہیں، تو آپ کا دل خداوند سے پھر جاتا ہے۔

آخر میں پہلی ردی عمل نصف اللیل کی پکار ہے، جو خدا کی قدرت کے ظہور کی ایک تکرار ہے۔ دوسری جسم پر تکیہ کرنا ہے۔ تیسری اتوار کا قانون ہے۔

صرف دو ہی جماعتیں ہو سکتی ہیں۔ ہر فریق پر واضح طور پر مہر ثبت ہے، یا تو زندہ خدا کی مہر، یا حیوان یا اس کی شبیہ کا نشان۔ آدم کے ہر بیٹے اور بیٹی کے سامنے یہ انتخاب ہے کہ وہ یا تو مسیح کو اختیار کرے یا براباس کو اپنا پیشوا بنا لے۔ اور جو سب اپنے آپ کو وفائوں کے پہلو میں رکھتے ہیں، وہ شیطان کے سیاہ جھنڈے تلے کھڑے ہیں، اور ان پر مسیح کو رد کرنے اور اس کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کرنے کا الزام عائد ہوتا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے کہ وہ جان اور جلال کے خداوند کو دانستہ مصلوب کر رہے ہیں۔ ریویو اینڈ بیرلڈ، 30 جنوری 1900۔

ایک بات یقینی ہے: وہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ جو شیطان کے جھنڈے تلے اپنا موقف اختیار کرتے ہیں، سب سے پہلے روح نبوت پر اپنا اعتماد ترک کر دیں گے۔

ایڈونٹ ازم اُس تین مرحلہ جاتی آزمائشی عمل کو دہراتا ہے جس میں ولیم ملر ناکام ہوا تھا۔ لیکن فرشتے منتظر ہیں کہ ملر کو اُٹھائیں اور اُسے اُس کے نجات دہندہ کے پاس گھر لے جائیں۔ اُن ایڈونٹسٹوں کے لیے جو حیوان کا نشان قبول کرتے ہیں، اُن کے لیے انتظار کرنے والے وہ فرشتے نہیں ہیں۔

مجھے بار بار یہ دکھایا گیا ہے کہ خدا کے لوگوں کے ماضی کے تجربات کو مردہ حقائق نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ ہمیں ان تجربات کے ریکارڈ کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کرنا چاہیے جیسے گزشتہ سال کے کسی سالنامے کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس ریکارڈ کو ذہن میں محفوظ رکھا جانا چاہیے، کیونکہ تاریخ اپنے آپ کو دہرائے گی۔ Publishing Ministry, 175۔

ہمیں نیم شب کی پکار کو یاد رکھنے کی ضرورت کیوں ہے؟ اس لیے کہ تاریخ دوبارہ دہرائی جانے والی ہے۔ اس تاریخ میں وہ پیغام جو جھنجھوڑ ڈالنے کا سبب بنے گا، 2520 اور 2300 ہے؛ اسی کے باعث لوگ کلیسیاؤں سے نکل جائیں گے۔

لیکن کیا یہ تاریخ، نیم شب کی فریاد، واقعی دہرائی جانے والی ہے، یا یہ محض ایک تاریخ ہے؟ اس اگلے اقتباس پر غور کریں:

ایک دنیا ہے جو شیریں ی میں، فریب اور گمراہی میں، اور موت کے عین سایہ میں پڑی ہوئی ہے—سوئی ہوئی، سوئی ہوئی۔ کون ہیں جو انہیں جگانے کے لیے جان کا کرب محسوس کرتے ہیں؟ کون سی آواز اُن تک پہنچ سکتی ہے؟ میرا ذہن مستقبل کی طرف لے جایا گیا، جب یہ صدا دی جائے گی: "دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اُس کے استقبال کو نکلو۔" لیکن بعض اپنے چراغوں کے دوبارہ بھرنے کے لیے تیل حاصل کرنے میں تاخیر کر چکے ہوں گے، اور بہت دیر ہو جانے پر وہ یہ پائیں گے کہ سیرت، جس کی نمائندگی تیل کرتا ہے، منتقل نہیں کی جا سکتی۔ Review and Herald, February 11, 1896۔

نصف اللیل کی پکار کی یہ تاریخ حرف بہ حرف دوبارہ دہرائی جاتی ہے۔

ایلن وائٹ سمجھتی تھیں کہ 2520 ایک معتبر زمانی نبوت تھی، اور یہ کہ خُداوند نے اسے تاخیر کے وقت کو پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا—یعنی وہ مایوسی جس نے وہ تجربہ پیدا کیا جس نے مردوں اور عورتوں کو اس بات کے لیے تیار کیا کہ وہ ایمان کے ساتھ مسیح کے ہمراہ پاک ترین مقام میں داخل ہوں۔

ہم نے ابھی تک بائبل سے 2520 کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ حقوق کی دو تختیوں کے اس مطالعہ میں، ہم پہلے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ایلن وائٹ ان عقائد کی تائید کرتی ہیں جنہیں آج ایڈونٹ ازم رد کر رہا ہے؛ پھر ہم بائبل کی مطالعہ کی طرف بڑھیں گے۔